عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۸ روپے

جلد: ۲۵ | ۹ تا ۱۶/ رمضان ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۷/ اکتوبر ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۳۷

ایک خطرناک سازش

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

نیکیوں اور برکتوں کا موسم

تاریخ ساز فتح

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

ہوائی جہاز کے عملہ کے لئے سحری وافطاری کے احکام:

س:...... ہوائی جہاز کے عملے کی مختلف قسم کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ گھر پر ہی "اسٹینڈ بائی" رہتا ہے اور اسی صورت میں ڈیوٹی پر جاتا ہے جب کہ دوسرا عملہ جو ڈیوٹی پر جارہا تھا وہ عین وقت پر بیمار پڑ جائے یا کسی اور وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے قاصر ہے۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر اس قسم کی ڈیوٹی والا "اسٹینڈ بائی" گھر پر ہی رہتا ہے۔ اس شکل میں اگر عملہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ کتنی دیر تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے؟

ج:...... رمضان کے روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلی جائے تو روزہ صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں۔ ابتداء صبح صادق سے غروب تک کا وقت اگر برابر دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے تو اس کا عین وسط یعنی درمیانی حصہ "نصف النہار شرعی" کہلاتا ہے اور یہ زوال سے قریباً پون گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے اگر روزہ رکھنا ہو تو روزہ کی نیت اس سے پہلے کرلینا ضروری ہے۔ اگر عین نصف النہار شرعی کے وقت نیت کی یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔

س:...... نیت کرنے کے بعد اگر فلائٹ پر جانا پڑے اور عملہ نے روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... کفارہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جب کہ روزہ کی نیت رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے کی ہو اگر صبح صادق کے بعد اور نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (درمختار شامی)

س:...... دو قسم کی فلائٹ ہوتی ہیں: ایک چھوٹی فلائٹ ہوتی ہے مثلاً کراچی سے لاہور یا اسلام آباد وغیرہ اور واپسی کراچی، صبح جاکر دوپہر تک واپسی یا دوپہر جاکر رات میں واپسی، اور دوسری فلائٹ لمبے دورانیے کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر جاتی ہے۔ اس صورت میں عملہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے یا نہ رکھنا؟ زیادہ تر عملہ چھوٹی فلائٹ پر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔

ج:...... سفر کے دوران روزہ رکھنے سے اگر کوئی مشقت نہ ہو تو مسافر کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر اپنی ذات کو یا اپنے رفقاء کو مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

س:...... ہوائی جہاز کا عملہ دو قسم کے مسافروں میں آتا ہے، دونوں قسم کا عملہ ڈیوٹی پر شمار ہوتا ہے۔ ایک قسم کا وہ عملہ ہے جس پر جہاز یا مسافروں کی ذمہ داری نہیں ہوتی، وہ سفر اس لئے کررہا ہے کہ اسے آدھے راستے یا دو تہائی راستے پر اتر کر ایک دو دن کے آرام کے بعد پھر جہاز آگے کی منزل کی طرف لے جاتا ہے۔ دوسری قسم کا عملہ وہ ہوتا ہے جس پر جہاز اور مسافروں کی ساری ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم کے عملے پر روزے کے کیا احکام ہیں؟

ج:...... جس عملہ پر جہاز اور اس کے مسافروں کی ذمہ داری ہے، اگر ان کو یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ان سے اپنی ذمہ داری کے نبھانے میں خلل آئے گا تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ دوسرے وقت قضا رکھنی چاہئے، خصوصاً اگر روزہ کی وجہ سے جہاز اور اس کے مسافروں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو ان کے لئے روزہ رکھنا ممنوع ہوگا۔ مثلاً جہاز کے کپتان نے روزہ رکھا ہو اور اس کی وجہ سے جہاز کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے۔

س:...... سفر دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک سفر مغرب سے مشرق کی طرف، جس میں دن بہت چھوٹا ہوتا ہے جب کہ دوسرے سفر میں جو مشرق سے مغرب کی طرف ہوتا ہے، اس میں دن بہت لمبا ہو جاتا ہے، سورج تقریباً جہاز کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور روزہ بیس، بائیس گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ روزہ گھنٹوں کے حساب سے کھول لیتے ہیں، مثلاً پاکستان کے حساب سے روزہ رکھا تھا اور پاکستان میں جب روزہ کھلا، اسی حساب سے انہوں نے بھی روزہ کھول لیا۔ اس صورت میں بعض مرتبہ سورج بالکل اوپر ہوتا ہے اور جس مقام سے جہاز گزر رہا ہوتا ہے، وہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے، کیا اس طرح سے روزہ کھول لینا صحیح ہے؟

ج:...... گھنٹوں کے حساب سے روزہ کھولنے کی جو صورت آپ نے لکھی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ افطار کے وقت روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ جو لوگ پاکستان سے روزہ رکھ کر چلیں ان کو پاکستان کے غروب کے مطابق روزہ کھولنے کی اجازت نہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کے وہ روزے ٹوٹ گئے اور ان کے ذمہ ان کی قضا لازم ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۳۷ ۹ تا ۱۶/رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۷/اکتوبر ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- علامہ احمد میاں حمادی
- صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحبزادہ طارق محمود
- مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر:
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

ایک خطرناک سازش	اداریہ	۴
قرآن کریم......ایک جامع کتاب	مفتی مزمل حسین کاپڑیا	۹
ماہ رمضان المبارک کے فضائل واحکام	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری	۱۳
نیکیوں اور برکتوں کا موسم	حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی	۱۹
عقیدۂ ختم نبوت کی تاریخ ساز فتح	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ	۲۳

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مولانا سعید احمد جلال پوری

آئین پاکستان اور اعلیٰ عدالتوں کے خلاف

ایک خطرناک سازش

بسلسلہ رسائل ختم نبوت پر پابندی کا نوٹیفکیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

۸/ستمبر ۲۰۰۶ء کو روزنامہ ''ایکسپریس'' لاہور کے صفحہ اوّل پر نامہ نگار خصوصی افتخار چوہدری کے حوالہ سے ''مذہبی منافرت اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے ۹۰ کتابوں کی خرید وفروخت پر پابندی'' کے عنوان سے ایک چار کالمی خبر شائع ہوئی ہے' جس میں کہا گیا ہے کہ:

''وفاقی حکومت نے فرقہ وارانہ تعصب ودہشت گردی کے خاتمہ کے لئے ملک بھر میں مختلف مکاتب فکر کی ۹۰ کتب کی خرید و فروخت پر فوری پابندی عائد کردی ہے' اسلام آباد اور چاروں صوبوں کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ان کتب کی فہرست جاری کردی ہے' ان کے مواد کو شر انگیز' اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ منافرت کا موجب قرار دیا گیا ہے' اور فروخت کرنے والوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کا حکم دے دیا ہے۔ فہرست میں نوے کتب کے نام اور مصنفین کے نام بھی درج ہیں۔ وزارت داخلہ کے ذمہ دار ذرائع کے مطابق صدر جنرل پرویز مشرف کی ہدایت پر ملک سے فرقہ وارانہ دہشت گردی کو دور کرنے کے لئے ملک بھر کی انتظامیہ کو مکمل طور پر چوکنا کردیا گیا ہے' کیونکہ ماضی میں انہی فرقہ وارانہ اشتعال دینے والی کتابوں کی وجہ سے شیعہ' سنی اور دیگر مکاتب فکر کے خوفناک فسادات ہوئے' جن میں بیرونی ہاتھ ملوث ہونے کے شواہد ملتے رہے...... سرکاری رپورٹ کے مطابق حکومت نے ملک بھر کی پولیس کو دینی کتب کے بک اسٹالوں' مدارس' مساجد اور امام بارگاہوں کے سامنے دینی کتب فروخت کرنے والوں کی کڑی نگرانی کرکے ان کی گرفتاریوں کی ہدایت کی ہے' حکومت نے پولیس سربراہان سے کہا ہے کہ ایسی کتب فروخت کرنے والوں کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کئے جائیں...... ان کی تفصیل یہ ہے...... اس کے بعد کتب اور ان کے مصنفین اور ناشران کے پتے درج ہیں۔ ناقل''

قطع نظر اس کے کہ اس خبر میں کس قدر صداقت ہے؟ کیا واقعی جناب صدر اور وزارت داخلہ نے ایسا کوئی نوٹیفکیشن جاری بھی کیا ہے یا نہیں؟ تاہم اگر یہ خبر سچی ہے اور سرکار کی طرف اس کی نسبت کرنا صحیح ہے' تو ہمارے خیال میں پابندی کا نوٹیفکیشن جاری کرنے والے بزرجمہروں نے ان کتابوں کو پڑھا تو کجا' شاید دیکھا بھی نہ ہوگا' اس لئے کہ اگر انہوں نے ان رسائل وکتب کو پڑھا ہوتا تو انہیں اندازہ ہوتا کہ ان میں سے بعض رسائل وکتب فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی نہیں' بلکہ

مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ پر مشتمل ہیں' کیونکہ یہ کتب/ رسائل کسی مسلم فرقہ کی مخالفت کی بجائے نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں' پاکستان کے آئین ودستوراور پوری امت مسلمہ کے فتوی کی رو سے غیر مسلم قرار پانے والے قادیانیوں کی سرکوبی اوران کے غلیظ عقائد کی نقاب کشائی پر مشتمل ہیں۔

لہٰذا ہمارا احساس ووجدان کہتا ہے کہ ان کتب/ رسائل پر پابندی کی منصوبہ بندی' اس نوٹیفکیشن کی ترغیب وتحریص اور ترتیب وتیاری کے پیچھے قادیانی مہروں کا ہاتھ ہے' یا پھر وزارت داخلہ اور بیوروکریسی نادانستہ طور پر قادیانی ہاتھوں میں کھیل کران کے عزائم کی تکمیل کررہی ہے۔

اس لئے کہ اس پابندی کی زد میں قریب قریب تمام مکاتب فکر کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور آئی ہے' اس پابندی سے چشم بددور اگر کسی کو استثنا حاصل ہوا ہے تو وہ صرف اور صرف قادیانی کتب' رسائل وجرائد ہیں' جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کا پورا کا پورا لٹریچر اس قابل ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس پر پابندی لگائی جائے' بلکہ اس کو ضبط کرکے آگ لگا دینا چاہئے' اس لئے کہ اس میں کسی ایک فرد' قوم اور برادری نہیں' بلکہ پوری امت مسلمہ کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی ہے' چنانچہ اس میں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین رحمہم اللہ' اسلاف امت' ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اور خود ذات باری تعالیٰ کو بے نقط سنائی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اپنے مخالفین کو ولد الزنا' حرامی اور جنگل کے سور اوران کی عورتوں کو کنجریوں اور کتیوں تک کی غلیظ گالیاں بکتا ہے' اس کے علاوہ اس نے حضرات حسنین' حضرت فاطمہ' حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کے ساتھ ساتھ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی اوران کی دادیوں اور نانیوں کو زنا کار اور کسبی عورتیں تک کہا اور لکھا ہے۔ (دیکھئے حاشیہ کشتی نوح صفحہ ۱۶' آئینہ کمالات اسلام' روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۵۴۷' نجم الہدیٰ' روحانی خزائن جلد۱۴ صفحہ ۵۳' نزول مسیح صفحہ ۹۹' روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷' ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷' روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹' ۲۹۰' دافع البلاء صفحہ آخر' کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰' ۱۵۸' ملفوظات احمدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۲' آئینہ صداقت صفحہ ۳۵' ازالہ اوہام صفحہ ۲۶ تا ۲۸' ۶۸۸' روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۱۵' ۱۲۶' ۴۷۱' ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۵' روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۰' ''الفضل'' قادیان جلد ۱۱ نمبر ۲۶ صفحہ ۹ مورخہ ۲۲/ فروری ۱۹۲۴ء' ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۲۰' روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۵' ماہنامہ ''المہدی'' جنوری/ فروری ۱۹۱۵ نمبر ۲/ ۳ صفحہ ۵۷' وغیرہ)۔

بجائے اس کے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اشتعال انگیز کتابوں اور تحریروں پر پابندی لگتی' الٹا وزارت داخلہ کے بزرجمہروں نے ان کتابوں پر پابندی عائد فرمائی ہے' جن کے ذریعہ مسلمانوں کو امت مسلمہ کے اس باغی انگریزوں کے نمک خوار اور مدعی نبوت کا مکروہ چہرہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے' کیا کہا جائے کہ یہ کسی مسلمان کا کارنامہ ہے؟ یا کسی بدبودار قادیانی کا؟

اگر صدر پرویز مشرف' وزارت داخلہ اور اس کے کارپردازوں کو ذرہ بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوتی تو وہ ان کتابوں پر قطعاً پابندی نہ لگاتے' جو نہایت شستہ وشائستہ زبان اور دلائل وبراہین کے اصولوں پر لکھی گئی ہیں' چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کی طرف سے شائع کردہ کتب ورسائل میں سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کی: ''نزول عیسیٰ علیہ السلام' قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین' المہدی والمسیح پانچ سوالوں کا جواب' قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق' اور گالیاں کون دیتا ہے؟'' اسی طرح طاہر رزاق صاحب کی: ''قادیانی شبہات کا دندان شکن جواب' صاحبزادہ طارق محمودؒ کی: ''فیصلہ آپ کیجئے'' مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کی: ''قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ اور قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ'' میں سے بتلایا جائے کہ کون سی کتاب فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی ہے؟ یا اس میں سے کس کا مضمون اشتعال انگیز ہے؟

۱:…… کیا جناب صدر' وزارت داخلہ اور بیورو کریسی بتلا سکتی ہے کہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ فروعی ہے؟ کیا یہ قرآن وسنت اور پوری امت مسلمہ کا عقیدہ نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پر پابندی کا کیا معنی؟

۲:…… اسی طرح ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'' میں کون سا فروعی مسئلہ اٹھایا گیا ہے؟ کیا مسلمانوں کے لئے قادیانی ارتدادی تحریک کا انسداد بھی فروعی مسئلہ ہے؟ اگر نہیں' تو کیا مسلمانوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے شعائر کا تحفظ کریں؟ اور مسلمانوں کو باور کرائیں کہ کلمہ طیبہ کے نام پر مسلمانوں کو دھوکا دینے والوں کا اس کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں ہے؟

۳:…… اسی طرح کیا حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے نزول وظہور کا بیان بھی اشتعال انگیز ہے؟ کیا کوئی مسلم فرقہ اس عقیدہ کا مخالف ہے؟ اگر نہیں' تو اس کو اشتعال انگیز یا فرقہ وارانہ منافرت کا ذریعہ کیونکر کہا جاسکتا ہے؟

۴:…… ایسے ہی ''قادیانیوں اور دوسروں کافروں کے درمیان فرق'' میں کون سی فرقہ واریت کی تعلیم دی گئی ہے؟ کیا قادیانیوں' عیسائیوں' یہودیوں' ہندوؤں' پارسیوں اور بدھسٹوں کے مابین فرق وامتیاز کو بیان کرنا فرقہ واریت ہے؟ کیا مسلم عوام کے ذہنوں سے ان شکوک واوہام کا ازالہ کرنا کہ' جو لوگ اپنے آپ کو صاف صاف طور پر غیر مسلم کہتے ہیں' ہمیں ان سے اختلاف ضرور ہے' مگر ہم ان سے تعرض اس لئے نہیں کرتے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکا نہیں دیتے' اور قادیانیوں سے اختلاف ونزاع کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کراتے ہیں' اور ان کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص سور اور خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت کہہ کر فروخت کرتا ہے' اس لئے مسلمان ایسے منافقین ومرتدین اور زندیقوں سے ہوشیار رہیں' اور ان کی سازشوں میں نہ آئیں' ہاں اگر قادیانی بھی اپنے عقائد کو…… جو کچھ بھی ان کے عقائد ہیں…… اسلام کا نام نہ دیں تو ہم ان کا تعاقب وتعرض نہیں کریں گے' بتلایا جائے کیا مسلمانوں کو ایسے حقائق کی نشاندہی کی بھی اجازت نہیں ہے؟ کیا قادیانی اپنے غلیظ کفر کو ایمان باور کراتے رہیں؟ اسلام کے نام پر الحاد وزندقہ کی اشاعت کرتے رہیں اور مسلمان خاموش رہیں؟ آیا قادیانیوں کو اس کی اجازت ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نعوذ باللہ! حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی افضل وبرتر کہتے رہیں اور مسلمان حق کو حق اور باطل کو باطل نہ کہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے' تو بتلایا جائے کہ کسی ملک کے سربراہ کو یہ گوارا ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اس کا لباس پہنے اور اس کی نشست پر بیٹھ کر اپنے آپ کو ملک کا سربراہ کہے' اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے؟ اگر یہ گوارا نہیں' تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب نبوت ورسالت پر قبضہ کو کیونکر گوارا کیا جاسکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے' تو ایسے بدباطن کے ایسے بدبودار کردار سے نقاب کشائی پر پابندی کا کیا معنی؟

۵:…… پھر کسی تحریر وتقریر اور کتاب ورسالہ کے اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی ہونے کی بڑی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس میں مخالف کو برا بھلا کہا جائے یا اسے گالیاں دی جائیں' لیکن اگر کسی کتاب ورسالہ میں کسی ایسے دریدہ دہن کی ہفوات کی تفصیلات بیان کی جائیں اور حکومت وعوام کو دعوت انصاف دیتے ہوئے کہا جائے کہ یہ شخص کس قدر گالیاں دیتا ہے؟ اس کا فیصلہ آپ کریں؟ بتلایا جائے یہ بھی اشتعال انگیزی یا فرقہ واریت ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے' تو کیا اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی کو کتنا ہی گالیاں دیتا رہے' اس کے بزرگوں علیہم السلام' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اور حضرات انبیائے کرام کو بے نقط سناتا رہے' مگر ارباب اقتدار اور حکومت کے سامنے اس کی شکایت یا اس کی غلاظت بھری گالیوں کی نشاندہی نہ کی جائے' کیونکہ اشتعال انگیزی اور فرقہ واریت کے زمرے میں نہ آجائے؟

اگر جواب نفی میں ہے‘ تو’’ گالیاں کون دیتا ہے؟‘‘ پر پابندی کیوں؟

۶:.....کیا کسی کافر‘ مشرک‘ زندیق‘ ملحد‘ یہودی‘ عیسائی‘ ہندو یا پارسی کے اسلام‘ پیغمبر اسلام اور قرآن وسنت اور دین وملت کے خلاف اٹھائے گئے اشکالات و اعتراضات یا شبہات کا جواب دینا بھی اشتعال انگیزی یا فرقہ واریت ومنافرت کہلائے گا؟ اگر نہیں‘ اور یقیناً نہیں‘ تو قادیانیوں کے شبہات کے جوابات پر مشتمل کتاب پر پابندی کس لئے؟ کیا اسلام پر معاندین کے ناروا شبہات اور تابڑ توڑ حملوں کے باوصف بھی مسلمان اسلام کا دفاع نہ کریں؟ کیا وہ قرآن اور صاحبِ قرآن پر اچھالی گئی کیچڑ کو بھی صاف نہ کریں؟ اگر جواب نفی میں ہے‘ تو کیا یہ نہ سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہب اور اسلام میں کچھ صداقت ہوتی تو مسلمان اس کا جواب دیتے؟ بتلایا جائے کہ اس صورت حال میں معاندین اسلام‘ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو جائیں گے؟ اگر جواب اثبات میں ہے‘ تو ان مرتد ہونے والوں کا وبال کس پر ہوگا؟ بتلایا جائے کہ ایسی کتابوں پر پابندی لگانے والے اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں یا بدخواہ؟

۷:.....حق کیا ہے اور باطل کیا؟ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ اگر کوئی شخص دو اور دو چار کی طرح کے اس کلیہ کو سمجھانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب وافتراء اور نبوت کے جھوٹے دعوے کو قرآن وسنت‘ اجماع امت اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تصریحات سے ثابت کرنا چاہے تو کیا یہ بھی اشتعال انگیزی ہے؟ کیا یہ بھی مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کے زمرے میں آئے گا؟ اگر نہیں‘ اور یقیناً نہیں‘ تو صاحبزادہ طارق محمود صاحبؒ کی کتاب ’’فیصلہ آپ کیجئے؟‘‘ پر پابندی کا یہی معنی نہیں کہ حکومت‘ بیوروکریسی اور وزارت داخلہ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تغلیط وتکذیب سے شدید تکلیف ہوئی ہے؟ اور جو شخص مدعی نبوت غلام احمد قادیانی کو باوجود جھوٹا ہونے کے سچا سمجھے‘ کہے یا اس کو کذاب کہنے پر خفا ہو‘ کیا وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہوگا؟

۸:.....جس طرح کوئی شخص اپنے یا اپنے اکابر اور بزرگوں کے دشمن یا ان کی توہین وتخفیف کرنے والے کے ساتھ میل جول اور تعلقات کو اپنی غیرت و حمیت کے خلاف سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ تعلقات‘ شادی بیاہ‘ رشتہ ناتا‘ خرید وفروخت اور کاروبار کو ناپسند کرتا ہے‘ اسی طرح اگر کوئی شخص شریعت مطہرہ کی روشنی میں مرتدین‘ ملحدین اور زندیقین سے قطع تعلق کا حکم دے اور مسلمانوں کو اس حکمِ شرعی سے آگاہ کرے تو کیا ایسا شخص قابل قدر ہے؟ یا لائق نفرت؟.....اسی طرح ایسے احکام پر مشتمل دستاویز لائق اشاعت ہے یا قابل ضبطی؟ اگر ایسا شخص قابل قدر اور اس کی مرتبہ دستاویز لائق اشاعت ہے‘ اور یقیناً قابل قدر اور لائق اشاعت ہے‘ تو حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کی کتاب ’’قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ‘‘ پر پابندی کیوں اور کس لئے؟ صرف اس لئے کہ اس سے قادیانی سور ماؤں کو تکلیف ہوتی ہے یا ان کی ارتدادی تحریک پر زد پڑتی ہے؟

۹:.....ایسے ہی’’ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ‘‘ پر پابندی کا معنی یہ ہے کہ نعوذ باللہ! قادیانی جو چاہیں کہتے اور کرتے پھریں‘ مگر حکومت‘ بیوروکریسی اور وزارت داخلہ‘ مسلمانوں کو قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی شکل میں اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے یا ان کو معاشی طور پر کمزور کرنے کے ادنیٰ سے ادنیٰ حق سے بھی محروم کرنا چاہتی ہے‘ کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ حکومت کو مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کی جلی‘ خفی اور معمولی سے معمولی درجہ کی مخالفت ومخاصمت اور ذہنی اذیت بھی گوارا نہیں؟ جبکہ قادیانی اپنی مصنوعات کے ذریعہ جہاں مسلمانوں کے سرمایہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں‘ وہاں وہ اس کے منافع میں سے دس فیصد قادیانیت کی تبلیغ اور اسلام کی مخالفت پر صرف کرتے ہیں‘ کیا قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ پر پابندی کا یہ معنی نہیں کہ حکومت مسلمانوں کے سرمایہ سے قادیانیت کی آبیاری کرنا چاہتی ہے؟ کیا ان حقائق پر مشتمل کتاب بھی لائق پابندی ہے؟

الف:......اس سب سے ہٹ کر کیا ہم جناب صدر پرویز مشرف‘ وزارت داخلہ اور بیوروکریسی سے پوچھ سکتے ہیں کہ قادیانی کب سے مسلمانوں کا فرقہ قرار پائے ہیں؟ کہ ان کے خلاف مرتب کی گئی کتب پر فرقہ وارانہ منافرت کے پیش نظر پابندی کے احکامات جاری کئے جارہے ہیں؟ کیا قادیانیوں کو مسلمانوں کا فرقہ قرار دینا آئین پاکستان اور دستور اسلام سے غداری نہیں؟ کیا ایسی سوچ رکھنے والے مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ کیونکہ جس طرح مسلمانوں کو کافر کہنا اور سمجھنا جرم ہے‘ ٹھیک اسی طرح کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی جرم اور قرآن وسنت اور آئین ودستور سے بغاوت کے مترادف ہے‘ لہٰذا جو لوگ آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم قرار پانے والوں کو مسلمان کہیں‘ وہ بھی انہیں میں سے ہیں‘ اور اسلام اور پاکستان میں ان کی کوئی گنجائش نہیں‘ صرف یہی نہیں بلکہ ایسے غداروں کو پاکستان اور مسلمانوں پر حکومت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

ب:......یہ تو کوئی ماہر قانون ہی بتلا سکے گا کہ جو لوگ پوری امت مسلمہ کے فیصلے‘ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد‘ آئین پاکستان اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کی رو سے غیر مسلم قرار پانے والوں کو مسلمانوں کا فرقہ تصور کریں اور ان کے جذبات کو پہنچنے والی ٹھیس کو مسلمانوں کے جذبات کو پہنچنے والی ٹھیس سے تعبیر کریں‘ وہ ۲۹۵-اے یا ۲۹۵-سی‘ کی زد میں آئیں گے یا نہیں؟ لیکن جہاں تک ہمارا ذاتی خیال ہے ایسے لوگوں کی قادیانیوں سے بھی پہلے سرکوبی کی ضرورت ہے۔

ج:......کیا قادیانیوں کو مسلم فرقہ تصور کرتے ہوئے ان کے خلاف لکھی گئی کتب پر پابندی کے احکامات کا نوٹیفکیشن جاری کرنا‘ سپریم کورٹ اور پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کی توہین نہیں؟ جنہوں نے اپنے متعدد فیصلوں میں یہ ریمارکس دیئے کہ قادیانی نہ صرف غیر مسلم ہیں‘ بلکہ یہ کوئی مذہب ہی نہیں‘ بلکہ یہ ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔

د:......کہیں قادیانیوں کے خلاف لکھی گئی کتب پر پابندی اور ان کی اشاعت وتقسیم پر گرفتاری اور گرفتار شدگان کے خلاف دہشت گردی کے کیس بنانے کے پس پردہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی منسوخی کا منصوبہ تو کارفرما نہیں؟ اس لئے کہ جب ایسے افراد گرفتار ہوں گے اور ان کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات قائم ہوں گے‘ تو امتناع قادیانیت آرڈی نینس انہیں تحفظ فراہم کرے گا‘ اس لئے لازماً یا تو اسے منسوخ کرنا ہوگا یا اس کے خلاف اسٹے آرڈر لیا جائے گا‘ جس کی بدولت امتناع قادیانیت آرڈی نینس یا تو عملی طور پر کالعدم ہوجائے گا یا کم ازکم غیر موثر ہوکررہ جائے گا۔

اس لئے ہم نہایت دل سوزی سے ارباب اقتدار‘ جناب صدر‘ وزارت داخلہ اور بیوروکریسی سے عرض کرنا چاہیں گے کہ وہ اس سازش کا ادراک کریں اور اس کا سدباب کرتے ہوئے اس نوٹیفکیشن کو فوری طور پر واپس لے‘ اسی طرح ہم مسلم عوام اور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھنے والے مسلمان وکلاء سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف لکھی گئی ان کتب کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کریں اور اسے کالعدم اور غیر موثر قرار دلانے میں اپنی بھرپور صلاحیتیں صرف کرکے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنیں۔

انشاء اللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ میں لکھی گئی کتب کے خلاف پابندی کے نوٹیفکیشن کو دین وشریعت‘ قرآن وسنت‘ آئین پاکستان اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کی رو سے چیلنج کرے گی‘ اور وہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

خدا کرے ارباب اقتدار واختیار کو یہ بات سمجھ میں آجائے‘ ورنہ حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

قرآن کریم

ایک جامع کتاب

دنیا کے بڑے بڑے فصحاء، شعراء اور نثر نگاروں نے اپنے خاص بلیغانہ انداز میں قرآن کریم کا تعارف کرایا ہے لیکن صاحب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سادگی اور دلنشیں انداز میں قرآن کریم کا تعارف کرایا ہے' وہ بالکل منفرد ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات اور تمہارے بعد کے حالات ہیں' قرآن کریم تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے والا ہے' یہ غیر سنجیدہ کتاب نہیں' جس متکبر نے قرآن کریم کو ترک کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردیں گے اور جس نے غیر قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے' یہ ذکر ہے کہ حکمت والا ہے اور سیدھا راستہ ہے' اس کی اتباع سے خواہشات میں کجی واقع نہیں ہوتی۔ قرآن کریم زبانوں پر آسان ہے' علماء قرآن کریم سے سیر نہیں ہوتے اور قرآن کریم بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے' جب جنات نے اس کو سنا تو ان سے رہا نہ گیا' یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ ''ہم نے قرآن عجیب سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے' پس ہم اس پر ایمان لائے' جس شخص نے قرآن کے موافق کہا' سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے موافق فیصلہ کیا' انصاف کیا۔ جس نے لوگوں کو قرآن کی طرف بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (جامع ترمذی۔ باب فضائل القرآن)

قرآن کریم اور ماضی کے قصص و واقعات

قرآن کریم میں جابجا آسمان و زمین اور تمام کائنات و مخلوقات خصوصیت کے ساتھ انسان کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر ان واقعات اور قصص کا بیان بھی کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں پر کیا کیا انعامات کئے اور

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

سرکشوں اور نافرمانوں کو کیسے کیسے عذاب کے ذریعہ سزا دی گئی۔

انسان کی فطرت ہے کہ وہ مثال سے عبرت حاصل کرتا ہے اور کسی بھی واقعہ کے کردار اور اس واقعہ سے متعلق افراد کے اچھے یا برے نتائج سے نصیحت پکڑتا ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت اور خلافت فی الارض کے منصب کے تقاضے پورے کرنا ہے۔ انسان کے اس مقصد پیدائش کی یاددہانی اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ قرآن کریم میں جہاں آسمان و زمین' تمام کائنات و مخلوقات اور خصوصیت کے ساتھ انسان کی پیدائش کا ذکر کہیں اجمالی اور بعض جگہ قدرے تفصیلی ہے' وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اس دنیا میں مبعوث ہونے والے انبیاء میں سے چند اہم انبیاء اور ان کی اقوام کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ ہوا ہے' ان انبیاء کی تبلیغ و دعوت کا طریقہ کار اور ان کی قوم کے نیک اور فرمانبردار افراد پر انعام الٰہی کی بارش اور سرکش و نافرمانبردار افراد پر عذاب الٰہی کی شکل میں سزا کا تفصیل کے ساتھ بار بار مختلف انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ: ''قرآن کریم وہ کتاب ہے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کا ذکر ہے۔'' اس ارشاد میں انبیاء سابقین کے قصص اور واقعات کی طرف اشارہ ہے اور چونکہ قرآن کریم نے انبیاء سابقین کے قصص و واقعات امت محمدیہ کے لئے بطور عبرت اور نصیحت بیان کئے ہیں۔ لہٰذا ان واقعات کے بیان کرنے میں مندرجہ ذیل امور کی خاص رعایت رکھی گئی ہے:

۱:...... قرآن کریم نے انبیاء کرام علیہم السلام کے قصص کے ان حصوں کو خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جن میں اُمت محمدیہ کے لئے وعظ و نصیحت اور عبرت کے پہلو اجاگر ہوتے ہوں۔

۲:...... قرآن کریم نے انبیاء اور غیر انبیاء کے وہ واقعات ذکر کئے ہیں کہ جن سے اہل عرب کے کان آشنا تھے اور انہوں نے مثبت یا منفی انداز میں ان

واقعات کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ سن رکھا تھا۔ مثلاً قوم عاد و ثمود‘ حضرت ابراہیم علیہ السلام‘ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات‘ چنانچہ ان واقعات کے نتائج کی روشنی میں مخاطبین کو بتلا دیا گیا کہ ان انبیاء کے متبعین کو اللہ نے کس طرح کامیابی دلائی اور منکرین کو کس قسم کے عذاب بھگتنا پڑے۔

۳:.....اور پھر جن واقعات میں وعظ و نصیحت کے پہلو زیادہ تھے ان کو صرف ایک بار ذکر نہیں کیا گیا بلکہ ان کو بار بار قرآن کریم میں مختلف انداز میں ذکر کیا اور ہر مرتبہ اس واقعہ کی ابتدا‘ مختلف انداز میں کی گئی اور اس واقعہ کی معلومات میں تدریجاً اضافہ کیا گیا‘ ہر جگہ وہ واقعہ اپنا ایک الگ ہی لطف دیتا ہے۔ غور کیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن میں ۲۷ مقامات پر آیا ہے لیکن ہر جگہ ایک نئے انداز سے اور نئی معلومات اور نئے وعظ و نصیحت کے ساتھ۔

الغرض مقصود ان واقعات سے یہ ہے کہ ان کو سن کر دل میں شرک‘ بت پرستی اور گناہوں سے نفرت اور ان کی برائی بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف محسوس ہو اور نبی کی ہدایت اور دعوت کے ماننے والوں کو اللہ کی طرف سے مدد اور کامیابی کی ضمانت عطا ہو۔

اس موقع پر مناسب ہوگا کہ انبیاء اور غیر انبیاء کے ان واقعات کی ایک فہرست بھی درج کر دی جائے کہ جن کا ذکر اجمالاً یا تفصیلاً ایک مرتبہ یا متعدد بار قرآن کریم میں آیا ہے۔

وہ قصص جو قرآن میں ایک سے زائد مرتبہ آئے ہیں:

۱:.....حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق‘ ملائکہ کے سجدہ کرنے اور شیطان کی نافرمانی کا قصہ۔

۲:.....حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیان کشتی اور سیلاب کے سلسلے میں ہونے والے مکالمے اور ان کی قوم پر آنے والے عذاب کا قصہ۔

۳:.....حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۴:.....حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۵:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۷:.....حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۸:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ اور ان کا فرعون اور بنی اسرائیل کے نافرمان افراد سے مخاصمہ اور مکالموں کے تفصیلی احوال اور ان کی قوم کے مختلف عذاب اور سزاؤں میں اپنی نافرمانی کے سبب مبتلا ہونے کے واقعات۔

۹:.....حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نشانیاں اور ان کی کرامات کے واقعات۔

۱۰:.....حضرت ایوب علیہ السلام پر آنے والی آزمائش کا قصہ۔

۱۱:.....حضرت یونس علیہ السلام پر آنے والی آزمائش کا قصہ۔

۱۲:.....حضرت زکریا علیہ السلام کا اپنے لئے اولاد کی دعا اور اس دعا کی قبولیت کا قصہ۔

۱۳:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اس کے بعد ان سے جو معجزات اور کرامات ظاہر ہوئے ان کا قصہ۔

یہ تو وہ قصص ہیں جو کہ قرآن کریم میں ایک سے زائد مرتبہ آئے جبکہ کچھ واقعات وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

وہ واقعات جن کا ذکر قرآن میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے:

۱:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا قصہ۔

۲:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود کے ساتھ مناظرہ کا قصہ۔

۳:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانوروں کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھنے کا قصہ۔

۴:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کا واقعہ۔

۵:.....حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا تفصیلی تذکرہ۔

۶:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا قصہ۔

۷:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈالے جانے کا قصہ۔

۸:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر میں پرورش پانے کا واقعہ۔

۹:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک قبطی کو مکا مارنے اور اس سے اس کی موت واقع ہو جانے کا قصہ۔

۱۰:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے مدین جانے کا قصہ۔

۱۱:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کرنے کا واقعہ۔

۱۲:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین سے واپسی پر ایک درخت پر آگ کا شعلہ دیکھنے اور اس

سے کلام کرنے کا قصہ۔

۱۳:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا باہم ملاقات کرنے کا قصہ۔

۱۴:...... طالوت اور جالوت کا قصہ۔

۱۵:...... ذوالقرنین کا قصہ۔

۱۶:...... اصحاب کہف کا قصہ۔

۱۷:...... قصہ ان دو شخصوں کا کہ جن میں سے ایک خدا پر بھروسہ کرتا تھا جبکہ دوسرے کا اسباب پر بھروسہ تھا۔

۱۸:...... باغ والوں کا قصہ۔

۱۹:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان تین حواریوں کا قصہ جو شہر انطاکیہ میں منادی کرنے گئے تھے۔

۲۰:...... حبیب نجار کا قصہ جس کو کفار نے اعلان توحید کی پاداش میں شہید کر دیا تھا۔

۲۱:...... اصحاب الاخدود کا واقعہ جس کا ذکر اشارتاً سورۂ بروج میں آیا ہے۔

۲۲:...... اصحاب فیل کا قصہ۔

۲۳:...... بیت المقدس پر چڑھائی ہونے اور اس کی بربادی کا قصہ۔

۲۴:...... حضرت عزیر علیہ السلام کا سو (۱۰۰) برس تک مردہ ہو کر زندہ ہونے کا واقعہ۔

نوٹ: یہ فہرست ''تفسیر حقانی'' سے لی گئی ہے۔

الغرض مندرجہ بالا تمام واقعات اور قصص وہ ہیں جو نزول قرآن سے پہلے پیش آچکے تھے اور ان واقعات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مثال وعبرت کے لئے پیش کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصر سے ارشاد میں کہ ''قرآن کریم میں تم سے پہلے لوگوں کے حالات ہیں۔'' انہی واقعات وقصص کی طرف اشارہ ہے۔

قرآن اور مستقبل کے حالات:

قرآن کریم کے تعارف کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک:

''قرآن کریم میں تمہارے بعد کے حالات ہیں۔''

مستقبل کے بہت سے حالات' کیفیات اور پیشگوئیوں پر محیط ہیں۔

مستقبل کے حالات کے متعلق قرآن کریم نے جو خبر دی ہے ان میں سے چند کیفیات کا منظر پیش کیا ہے' چند واقعات کے ظہور پذیر ہونے کی پیشگوئی کی ہے اور انسان کے ساتھ پیش آنے والی چند کیفیات بیان کی ہیں مثلاً موت اور قبر کے حالات وغیرہ۔

الغرض مستقبل کے حالات وواقعات کے سلسلہ میں ایک تو وہ پیشگوئیاں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی ظہور میں آگئیں۔ مثلاً رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ میں رومیوں کی فتح کی پیشگوئیاں' بعض مستقبل کے حالات اور واقعات وہ ہیں جو اپنے خاص وقت اور دور میں ظاہر ہوں گے۔ مثلاً قیامت کی علامات' قیامت کے قائم ہونے کا منظر وغیرہ جبکہ مستقبل کے بعض حالات اور کیفیات وہ ہیں جو ہر انسان کی انفرادی زندگی سے متعلق ہیں اور ہر انسان اپنے اس مستقبل کے آنے پر قرآن کی بیان کردہ ان کیفیات سے دوچار ہوگا۔ بے شمار انسانوں کے لئے ان کا مستقبل اب ماضی بن چکا ہے جبکہ قیامت تک آنے والے بے شمار انسانوں کے لئے وہ مستقبل اپنے وقت پر آجائے گا۔ یعنی ہر انسان کے لئے قرآن کی بیان کردہ موت کی کیفیات کا حال اور اس کی روح قبض کئے جانے کا منظر وغیرہ۔

الغرض مستقبل کے حالات وواقعات اور کیفیات کے بیان کے سلسلہ میں قرآن کریم میں انسان کی موت کی کیفیات اور اس کے فنا ہونے کے بعد جو حالات گزریں گے اور قیامت اور اس کے بعد جنت ودوزخ کے جو حالات ہیں ان کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے' اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ مقصد قرآن کا موعظت وعبرت کے ذریعہ انسان کو اس کے مقصد پیدائش کی طرف متوجہ کرنا ہے چنانچہ انسان کو فنا اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات کے حوالے سے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ اس نے اپنے ہر اچھے اور برے عمل کا حساب دینا ہے اور اسی کے مطابق اس کو جزاء وسزا دی جائے گی۔

الغرض مستقبل کے جو واقعات اور کیفیات قرآن میں ذکر کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں: موت کی کیفیت' ملائکہ کا روح قبض کرنا' موت کے وقت انسان کو جنت ودوزخ کا دکھایا جانا اور عذاب کے فرشتوں کا ظاہر ہونا' اس عالم کا فنا ہونا' قیامت کی علامات' حضرت مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا' دابۃ الارض کا نکلنا' یاجوج ماجوج کا زمین پر پھیل جانا' صور کا پھونکا جانا' اس دنیا کو تہہ وبالا کیا جانا' آسمانوں اور ستاروں کا ٹوٹنا' پہاڑوں کا روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھرنا' دوبارہ صور پھونکا جانا اور اس کے نتیجہ میں تمام انسانوں کا زندہ ہونا اور اللہ رب العالمین کے سامنے حساب وکتاب کے لئے کھڑا ہونا' نامۂ اعمال کا دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جانا' انسان کے اعضاء کا ان کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے اچھے یا برے اعمال کی گواہی دینا' اچھے یا برے اعمال کا مثالی شکل میں آنا' پل صراط سے گزرنا' اہل جنت کا جنت میں داخل ہو کر اللہ کی بے شمار نعمتوں سے لطف اندوز ہونا' اللہ تعالیٰ کے جلال اور تجلی کی کیفیات کا محسوس کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونا' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں راحت وآرام سے زندہ رہنا۔

جنت کی ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے ساتھ

ساتھ قرآن کریم میں جہنم کے برے ٹھکانے ہونے‘ بداعمال کے جہنم میں جانے اور جہنم میں سزاؤں کے مختلف انداز بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے تعارف کے سلسلہ میں جو بیان فرمایا ہے اگر اس کی تفصیل میں جایا جائے اور اس ارشاد مبارک میں بیان کردہ علوم کی گہرائی میں جایا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے‘ اللہ کا علم ہے‘ اس کی کوئی انتہا نہیں‘ سمندروں کے برابر سیاہی تو ختم ہوسکتی ہے لیکن اللہ کے کلمات اور اس کے علوم ختم نہیں ہوسکتے‘ بہرکیف مندرجہ بالا تشریحات تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ایک ارشاد کی ہے کہ ”قرآن میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات اور تمہارے بعد کے حالات ہیں۔“ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بقیہ حصہ کی مختصر شرح تحریر کی جاتی ہے:

☆ قرآن کریم میں کفر وایمان‘ حلال وحرام‘ طاعت وگناہ‘ ثواب وعذاب‘ مباحات وممنوعات‘ اوامر ونواہی اور تمام فرائض واحکام شرعیہ کا حکم ہے۔

☆ قرآن کریم حق وباطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ قرآن کریم میں غلط اور صحیح اور ان پر مرتب ہونے والے ثواب وعذاب کو علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

☆ قرآن کریم محض قصہ پارینہ کی کوئی غیر سنجیدہ اور بے مقصد داستان گوئی پر مشتمل کتاب نہیں‘ جس کسی نے قرآن پر ایمان لانے اور اس کی ہدایت پر عمل کرنے سے انحراف کیا‘ وہ متکبر ہے اور ایسے منحرف ومتکبر کا انجام ہلاکت وبربادی ہے۔ جس نے قرآن کے علاوہ دوسری جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی تو گمراہی اس کا مقدر ہوگی۔

☆ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنے سے انسان گمراہی کی گہرائیوں میں گرنے سے بچ سکتا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ وہ اللہ کی معرفت اور اس کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر پنہاں ہے اور اس طرح اس قرآن میں خلقِ خدا کے لئے وعظ ونصیحت بھی ہے۔

☆ قرآن کریم حکیمانہ مفاہیم‘ معانی اور نصائح پر مشتمل ہے‘ اس قرآن کریم کے مندرجات ایسے پائیدار اصول وضوابط پر مبنی ہیں کہ جو قیامت تک کے لئے کارآمد ہیں‘ تمام مخلوق بھی جمع ہوکر اس قرآن کریم کی مثال پیش نہیں کرسکتی‘ جو شخص اپنی خواہشات اور اپنے نفس کو قرآن کی تعلیمات کے تابع کردے تو پھر اس کی خواہشات میں کجی نہیں آتی۔ گمراہی اور بدعات سے اس کی حفاظت ہوجائے گی۔

☆ قرآن کریم کے الفاظ مومنین کی زبان پر آسان ہیں اور اس کے معانی کا سمجھنا آسان ہے‘ مخلوق کے کلام اور خدا کے کلام میں کوئی نسبت نہیں‘ مخلوق کے کلام میں اختلاف ملے گا۔ جبکہ قرآن اللہ کا کلام ہے‘ اس میں کوئی اختلاف نہیں‘ اس میں حق وباطل آپس میں گڈمڈ نہیں بلکہ دونوں کے درمیان ایک حد فاصل ہے‘ قرآن کے علوم لامتناہی ہیں‘ قرآن میں موجود حقائق لامحدود ہیں‘ لہٰذا علماء اور محققین کبھی بھی اس سے سیر نہیں ہوسکیں گے بلکہ جس قدر اس کی گہرائی میں جاتے رہیں گے مزید در مزید حقائق منکشف ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم کے علوم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا۔

☆ قرآن کریم کی کثرت تلاوت اس کی لذت اور تراوٹ میں مزید اضافہ کرتی ہے‘ مخلوق کا کلام بار بار پڑھنے سے اپنی تاثیر کھو بیٹھتا ہے‘ جبکہ اللہ کا کلام جس قدر پڑھا اور سنا جائے اس کے پڑھنے اور سننے کا اشتیاق مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں بیحد تاثیر ہے۔ انسان تو انسان جب جنات نے اس قرآن کریم کو سنا تو وہ اس کی تاثیر پذیری کی تاب نہ لاسکے اور انہوں نے قرآن کریم کی حقانیت کا اعتراف کرلیا اور اس پر ایمان لے آئے۔

جس نے قرآن کریم کے واقعات بیان کئے اور قرآن کریم کے اصول وضوابط کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا‘ جس نے قرآن کی تعلیمات کے مطابق عمل کیا اس کو بے حساب اجر ملے گا اور جس نے قرآن کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے خلق خدا کو قرآن کے راستہ کی طرف بلایا تو اس کو راہ ہدایت مل گئی۔

☆☆......☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار‘ میٹھادر کراچی
فون: 745573

ماہ رمضان المبارک کے

فضائل واحکام

مولانا عاشق الٰہی بلندشہریؒ

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

انسان کے ہر (نیک) عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے پینے کو میرے لئے چھوڑتا ہے' پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا' اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا' گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں' ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے' اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ: اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا' اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کردیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔ (بخاری عن ابی سعیدؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے ایک کا نام ریان ہے' اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (بخاری ومسلم' عن سہلؓ ریان بمعنی سیرابی والا)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر وثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے' گو قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہوجائے گی۔

روزہ کی حفاظت:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں' اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریاکاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرہؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کرکے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی عن ابی عبیدہؓ)

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

قیام رمضان:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس

نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے' اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (اور تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے' روزے کہیں گے: اے رب! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا' لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمالیجئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا' لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ (بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمرؓ)

رمضان اور قرآن:

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپؐ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے' جب جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

رمضان میں سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب) مطلب یہ ہے کہ آپ یوں بھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہوجاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا:

خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔ (بیہقی فی الشعب عن زید بن خالدؓ)

اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا:

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کرلے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

سحری کھانا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

افطار:

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری ومسلم عن سہلؓ)

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے' یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو' کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی عن سلمان بن عامرؓ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

سردی میں روزہ:

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامرؓ) مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزرتا ہے' افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت جنابت صبح ہوجاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ غسل فرماکر روزہ رکھ لیتے تھے

(بخاری و مسلم) مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی' اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گزرا' اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے' اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہوجائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا' کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے' ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا' ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے' یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے' نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کا میں شمار نہیں کرسکتا۔(ترمذی) مسواک تر ہو یا خشک' روزہ میں ہر وقت کرسکتے ہیں' البتہ منجن' ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے' کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا: "لگالو"۔(ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔(بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہؓ)

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے' اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔(بخاری و مسلم)

شب قدر:

فرمایا رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے' اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو اس رات سے محروم ہوگیا' کل خیر سے محروم ہوگیا' اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔(جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے)۔(ابن ماجہ عن انسؓ)

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے' اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔(ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے' اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا' ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخششیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کردی جاتی ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے' شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں؟) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے' جب کام پورا کردیتا ہے' اور آخری شب میں عمل پورا ہوجاتا ہے' لہٰذا بخشش ہوجاتی ہے۔(احمد عن ابی ہریرہؓ)

عید کا دن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں' جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے (ہیں جو) اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہو' پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو! ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا' اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کردیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں' قسم ہے میری عزت و جلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی! میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا' پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا' لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔(بیہقی فی الشعب)

رمضان کے بعد دو اہم کام:

صدقۂ فطر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین

کی روزی کے لئے مقرر فرمایا۔(ابوداؤد شریف)

شوال کے چھ روزے:

فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا' اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔(مسلم عن ابی ایوبؓ)

چند مسنون دعائیں:

معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ." (ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

"ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ." (ایضاً عن ابن عمرؓ)

ترجمہ: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔"

افطار کی ایک اور دعا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ." (ابن ماجہ)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں۔"

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

"اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ." (ابن ماجہ)

ترجمہ: "روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔"

ایک جگہ افطار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

شب قدر کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟

آپؐ نے فرمایا کہ یوں کہنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ." (ترمذی)

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے' معافی کو پسند فرماتا ہے' لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔"

ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجئے:

رمضان المبارک بڑا مبارک مہینہ ہے' اس میں نیکیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے' اور الحمدللہ! تقریباً ہر مسلمان کچھ نہ کچھ خیر کی طرف اس ماہ میں ضرور بڑھتا ہے۔ اس ماہ میں نیکیوں کے کیا فضائل ہیں؟ اور خصوصیت سے کن نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے؟ ان کو گزشتہ اوراق میں بیان کر دیا گیا ہے' جی چاہتا ہے کہ "حسنات رمضان" کے ساتھ ساتھ مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کر دی جائے' یعنی ان برائیوں کو بھی بتلا دیا جائے جو اس مہینے میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کی راہ میں رکاوٹ بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے' اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہوجاتا ہے کہ اکثر عوام ہی نہیں بلکہ بعض خواص بھی برائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں۔ سالہا سال کے مشاہدات اور تجربات کے بعد مروجہ منکرات حیطہ تحریر میں لا رہا ہوں' امید ہے کہ قارئین کرام اپنے اعمال کا بھی جائزہ لیں گے اور دیگر حضرات کو بھی ان منکرات سے بچانے کی سعی کریں گے۔

ایک بہت برا رواج یہ ہوگیا ہے کہ کمسن بچوں کو روزہ رکھا کر بچے کا فوٹو اخبارات میں شائع کراتے ہیں' اس میں دو باتیں قابل ذکر ہیں:

اول:...... یہ کہ کم سنی ہی میں بچے کے ذہن میں ریاکاری کا بیج بو دیا جاتا ہے' اور بچہ کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا اخبار میں اشتہار دینا چاہئے اور نیکی کو اچھالنا بھی ایک ضروری کام ہے۔ العیاذ باللہ! روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے' سب جانتے ہیں کہ ریاکاری نیکیوں کی آری ہے' اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی' نیکی نہیں رہتی۔

دوم:...... تصویر کھنچوانا اور اخبارات میں شائع کرانا یہ مستقل گناہ ہے' ریاکاری کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ میں ملوث ہوتے ہیں۔ بچے سے

ایک نیکی گرائی اور خود گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوئے‘ یہ کیسی نادانی ہے؟ مسلمانوں کو اپنے ہر عمل کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ اللہ کی رضا مطلوب ہے یا کچھ اور؟

☆.....ایک رواج یہ ہے کہ افطار کی دعوتیں دی جاتی ہیں‘ اور جب سے کم سن بچوں سے روزہ رکھوا کر ریا کاری کا سلسلہ چلا ہے‘ اس وقت سے ان دعوتوں کا رواج اور زیادہ زور پکڑ گیا ہے‘ دعوت وضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ مصیبت کھڑی ہوگئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا جماعت ترک کردیتے ہیں‘ یہ ایک عظیم خسارہ ہے‘ اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور ستائیس نمازوں کا ثواب پاتے‘ مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کردیا۔ کیا مزار ہا؟ جب دعوت انسانی کی وجہ سے دعوت رحمانی کی شرکت سے محرومی ہوگئی جس کی طرف ”حی علی الفلاح“ کے ذریعہ منادی ربانی نے بلایا تھا‘ بعض حضرات بالکل تو جماعت ترک نہیں کرتے بلکہ افطاری کے بعد بے نمازی بلکہ بے روزہ دار مہمانوں کو چھوڑ کر مسجد میں پہنچ کر ایک دو رکعت پالیتے ہیں‘ ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا ناغہ نہیں ہونے دیتے‘ مگر رمضان جیسے مبارک ماہ میں جو ازدیاد حسنات کا مہینہ ہے صف اول اور تکبیر اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کردیتے ہیں‘ اللہ تعالیٰ سمجھ دے‘ اور ہاں بعض ضیافتوں میں مولوی‘ حافظ‘ قاری حضرات موجود ہوتے ہیں‘ یہ صاحب دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں بھی قابل توجہ ضرور ہیں: ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے‘ اس میں بڑی جماعت کی شرکت چھوڑ دی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے‘ اس سے محروم ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سنت نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا‘ ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سنت کے مطابق ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا ہٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں‘ بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ دعوت جیسی نیکی سے روکا جارہا ہے حالانکہ یہ سنت کا کام ہے‘ سنت ہونے میں کیا شک ہے‘ مگر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سنت نہیں؟ ضرور سنت ہے اور بہت بڑی سنت ہے‘ اس کو ترک نہ کرو اور دعوت بھی خوب کھاؤ جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کرلیں اور نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہوکر اچھی طرح ماحضر نوش جان فرمالیں۔

بات یہ ہے کہ شریعت کی پاسداری ملحوظ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان رہے‘ چونکہ دنیا داری کے اصول اور ادلے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں‘ بلکہ الیکشن جیتنے تک کے مضمرات اس میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور ووٹروں اور سپورٹروں کو دعوت کے ذریعہ مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں چیئرمینوں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور ان کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں‘ اس لئے شریعت کے اصول کا خیال نہیں رہتا۔ خدارا ذرا غور کریں! کیا ایسی دعوتیں سنت ہیں جن پر نماز باجماعت کو قربان کیا جائے‘ پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نام تو ہے افطار پارٹی کا مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے‘ اس لئے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لاکر روزہ کھول لیتے ہیں۔ کلا بل لایخافون الآخرۃ۔

☆.....بعض مساجد میں تراویح کا ”بوجھ“ اتارنے کے لئے عشاء کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں‘ حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہئے اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لئے تیز رفتار حافظ ریل کو ترجیح دیتے ہیں‘ خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

☆......بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی ہیں اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے‘ حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

☆.....بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک بار قرآن مجید سن لینا کافی سمجھتے ہیں‘ خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہوجائے‘ حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور ختم قرآن مستقل سنت ہے۔

☆.....بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں‘ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض‘ سنت‘ نفل کچھ جائز نہیں۔

☆.....ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی

جاتی ہے اور انوارِ قرآنی سے منور ہونے کی فکر سے برقی روشنی کی چمک دمک میں آنکھیں خیرہ کردی جاتی ہیں اور بجلی کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہوجاتے ہیں۔ بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوار قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے' جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

☆......مشروط یا معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے' جس کا لینا دینا ناجائز ہے۔

☆......مسجد کی سجاوٹ اور مٹھائی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کیا جاتا ہے' جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ محلّہ کے بڑے لوگوں کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں' حالانکہ جب تک طیب نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا' اگر کسی دینی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف ضرورت سامنے رکھ دیں' پھر جس کا جی چاہے خود دے یا نہ دے۔ وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لئے ہوتا ہے۔

☆......عموماً اکثر مساجد میں اعتکاف کے لئے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے' کوئی بھی نہ کرے گا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ بعض جگہ اپاہج قسم کے لوگوں کو روٹی' کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہوجاتا ہے اور ایسے لوگوں کا اس لئے انتخاب کرتے ہیں کہ مال و دولت والے حضرات مسجد میں دس دن گزارنے کو کسرِ شان سمجھتے ہیں یا دنیاوی مشغولیتوں کو اللہ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں' یہ حب دنیا ہے۔

☆......شبینوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں' حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے' البتہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے' لہٰذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں' اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سنیں' قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کے لئے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھا دیں۔ وباللہ التوفیق۔

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ
پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

نیکیوں اور برکتوں کا موسم

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفیؒ

ہماری عبادات وطاعات کچھ رسمی صورت کی ہوکر رہ گئی ہیں اور اس بدحواس زندگی اور نفسانی وشہوانی ماحول میں ان کی حقیقت اوراہمیت جیسی ہونی چاہئے' ہمارے دلوں میں نہیں ہے' اس لئے پہلے تو اللہ پاک سے دعا کریں کہ یا اللہ! جب آپ نے توفیق دی ہے تو آپ ہی ان عبادات کی اہمیت' برکات وتجلیات اوران کے ثمرات' فہم سلیم وتوفیق اعمال صالحہ اورحیات طیبہ عطافرمادیں۔آمین۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ ہمارے ضعف ایمان اور ناکارہ اعمال کو ازسرنوقوی اور کامل بنانے کے لئے رمضان المبارک کے چندگنتی کے دن عطا فرمائے ہیں۔اس لئے ان کوغنیمت سمجھ کرہمیں بڑے ذوق وشوق کے ساتھ ان ''ایام معدودہ'' کی قدرکرنی چاہئے' یوں تو اللہ جل شانہ نے ہماری دنیاوآخرت کے سرمایہ کے لئے ہم کو چندفرائض وحقوق واجبہ کا مکلف بنایا ہے مگر اس ماہ مبارک میں چند نوافل ومستحبات کے اضافہ کے ساتھ ہم کوزیادہ سے زیادہ حلاوت ایمانی اوراعمال کی پاکیزگی اوراپنی رضا کے حصول کا موقع عطافرمایا ہے' اس کی قدرکرواوراس سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اوراس کے شروع ہونے سے پہلے اپنے ظاہری وباطنی اعضاء کوخوب توبہ واستغفار سے پاک وصاف کرلو'ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پراس لئے یہ احسان وانعام فرمایا کہ ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے فائز المرام ہونے پر خوش ہوجائیں اوراللہ تبارک وتعالیٰ کے اس اعلان کا مصداق بنیں: **ولسوف یعطیک ربک فترضی** (عنقریب آپ کوآپ کارب اس قدرعطا کرے گا کہ آپ خوش ہوجائیں گے) اس لئے ہمارے ذمہ بھی شرافت نفس کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اوراپنے آقائے نامدار نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی حتی الامکان کوشش تک کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھیں' اس لئے ہم اس وقت عہد کرلیں کہ انشاء اللہ ہم اس ماہ مبارک کے تمام لمحات شب وروز اسی احتیاط اور اہتمام میں گزاریں گے جواللہ اوراس کے رسول کے نزدیک مقبول اورپسندیدہ ہے۔

یوں توسب دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں' ہروقت اور ہر آن انہیں کی مشیت کارفرما ہے اور ہماری تمام عبادات وطاعات ان ہی کے لئے ہیں اوروہی ہم کو دنیاوآخرت میں اس کا صلہ مرحمت فرمائیں گے مگر نبی الرحمت ﷺ کے امتیوں کے ساتھ ان کا لامتناہی احسان خصوصی یہ ہے کہ فرمایا:''یہ مہینہ میرا ہے اوراس کا صلہ میں خوددوں گا۔'' اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جوصلہ اوراجر اس ماہ کے اعمال کا ہوگا اس کا بے حد وبے حساب ہونا اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے علم میں ہے۔

اس احسان شناسی کے جذبے کوپورا کرنے کے لئے تو کلا علی اللہ ہم کوبھی عزم بالجزم کرلینا چاہیے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ اللہ رب العالمین کے لئے ہی کریں گے' پھر دیکھئے کہ اس عزم کے صلہ میں تائید الٰہی کس طرح ہمارے شامل حال رہتی ہے۔

تہیہ کرلیجئے کہ اب ایک پاکیزہ ومحتاط زندگی گزاریں گے' آنکھوں کا غلط انداز نہ ہونے پائے' سماعت میں فضول باتیں نہ آنے پائیں۔ بے کارباتوں میں مشغول نہ ہوں' اس کے علاوہ تمام غیرضروری تعلقات بھی کم کردیں۔ایسی تقریبات میں شریک بھی نہ ہوں جہاں شریعت کے خلاف کام ہوں توانشاء اللہ پاک وصاف رہیں گے۔

یادرکھو! ناپاکیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اورکس قدر بڑا احسان ہے کہ اپنے گناہ گارغفلت زدہ بندوں کو پہلے ہی سے متنبہ کردیا کہ جیسے ہی رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو'تم اپنے عمربھر کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کرالوتا کہ تم کو اپنے مربی حقیقی سے صحیح وقوی تعلق پیدا ہوجائے اوراگر تم نے ہماری مغفرت واسعہ ورحمت کاملہ کی قدرنہ کی تو پھرتمہاری تباہی وبربادی میں کوئی کسرباقی نہ رہے گی۔اب اس اعلان رحمت پرکون ایسا بدنصیب بندہ ہے جواس کے بعدمحروم رہنا چاہے گا۔اس لئے ہم سب لوگ یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ اپنی

زندگی میں پا رہے ہیں۔ اب تمام جذبات عبدیت کے ساتھ اور مکمل ندامت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں اور اس ماہ مبارک کی تمام برکات وانوار و تجلیات الٰہیہ سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین۔

جی بھر کر دو دن' تین دن' چار پانچ دن اپنے تمام گناہ عمر بھر کے جتنے یاد اور تصور میں آسکیں اور جہاں جہاں نفس وشیطان سے مغلوب رہے ہوں چاہے وہ دل کا گناہ ہو' آنکھ کا' زبان کا' یا کان کا گناہ ہو' سب ندامت قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش کر دو اور کہو کہ اب وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے' یا اللہ! ہم کو معاف فرما دیجئے۔ یا اللہ! ہم سے غفلت ونادانی کی وجہ سے نفس وشیطان کی شرارت سے عمداً وسہواً جو بھی گناہ کبیرہ وصغیرہ صادر ہو چکے ہیں جو ہماری دنیا وآخرت کے لئے انتہائی تباہ کن ہیں اور جن کی شامت اعمال کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ اپنی مغفرت کاملہ اور رحمت واسعہ سے سب معاف فرما دیجئے' ہم انتہائی ندامت قلب کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں منت وسماجت کے ساتھ دست بدعا اور سربسجود ہیں۔

''اے پروردگار ہم نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اگر آپ نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔''

اے اللہ ہر وہ بات جو قابل مواخذہ ہو معاف فرما دیجئے۔ دنیا میں' قبر میں' برزخ میں' حشر میں' پل صراط پر جہاں جہاں بھی مواخذہ ہو سکتا ہے سب معاف فرما دیجئے اور یا اللہ ہمارے ایمان کو مضبوط اور قوی فرما دیجئے۔

انشاء اللہ تعالیٰ حسب وعدہ الٰہی ہماری یہ دعا ضرور قبول ہوگی' اب خبردار اپنی گزشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کو اہمیت نہ دینا' زیادہ تکرار نہ کرنا' مایوس وناامید نہ ہونا۔ جب ان کا وعدہ ہے تو سب انشاء اللہ معاف ہو جائے گا۔

لیکن ہاں چند گناہ ایسے ہیں جن کی معافی مشکل ہے' مسلمان مشرک تو ہوتا نہیں لیکن کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پریشان ہو کر عالم اسباب کی کسی قوت کو مؤثر سمجھ لیا ہو۔ دنیاوی وسائل وذرائع کے سامنے اس طرح جھک گئے ہوں جس طرح ایک مومن کو جھکنا نہ چاہئے' تو یا اللہ! آپ یہ سب لغزشیں بھی معاف کر دیجئے۔ بس اب مغفرت کا معاملہ ہو گیا' اب ان کی رحمت واسعہ طلب کرو۔ اسی طرح ایک ناقابل معافی گناہ کبیرہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کھوٹ اور کینہ ہو' کینہ رکھنے والے کے متعلق حدیث میں ہے کہ یہ ایسا شخص ہے جو شب قدر کی تجلیات' مغفرت اور قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ عالم تعلقات میں اپنے اہل وعیال' عزیز و اقارب' دوست احباب سب پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ ان میں کسی کی طرف سے دل میں کسی قسم کا کھوٹ' کینہ اور غصہ تو نہیں ہے' کسی کی حق تلفی تو نہیں ہوئی ہے' کسی کو ہماری ذات سے تکلیف تو نہیں پہنچی ہے۔ اللہ پاک اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کی مخلوق ہم سے راضی نہیں ہو جاتی' دیکھو اگر تم اس معاملہ پر حق بجانب ہو اور دوسرا باطل پر ہے تو پھر جب تم اللہ پاک سے مغفرت چاہتے ہو تو اس کو معاف کر دو اور اگر تمہاری زیادتی ہو تو اس سے جا کر معافی مانگ لو۔ اس میں کوئی شرم کی بات نہیں ہے' اگر بالمشافہ ہمت نہ ہو تو ایک تحریر لکھ کر اس کے پاس بھیج دو کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے' اس میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ دلوں کو صاف رکھنا چاہئے' اس لئے ہم اور آپ بھی آپس میں دل صاف کر لیں اور ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔

اس کے بعد ان سے نہ بدخواہی کرو' نہ دل میں انتقام لینے کا خیال کرو' اپنی بیوی بچوں پر بھی نظر ڈالو کہ ان میں سے کوئی تم سے ناراض تو نہیں یعنی ان کے ساتھ کوئی بے جا تشدد یا زیادتی تو نہیں کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ خوش اسلوبی سے ایسا برتاؤ کرو جس سے وہ خوش ہو جائیں' اسی طرح بھائی بہن عزیز واقارب غرض کسی سے کسی قسم کی بھی رنجش ہے تو تم ان کو معاف کر دو' اس لئے کہ تم بھی آخر اللہ میاں سے معافی چاہتے ہو۔

لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ لغو باتیں کرنے سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے' لغو باتیں کیا ہیں؟ جیسے فضول قصے' کسی کا بے فائدہ ذکر' سیاسی امور پر بحث یا خاندان کی باتیں اگر شروع ہو جائیں تو اس میں غیبت ہونے کا امکان ضرور ہی ہوتا ہے' اس لئے اس سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہئے' پھر بے کار اور بے فائدہ کتابوں اور رسائل کا مطالعہ یا کوئی اور بے کار مشغلہ' ان سب سے بچتے رہو' صرف تیس دن گنتی کے ہیں اور کچھ کرنا ہی چاہتے تو کلام پاک پڑھو۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو اور دینی کتب کا مطالعہ کرو۔

رمضان شریف میں دو عبادتیں سب سے بڑی ہیں: ایک تو کثرت سے نمازیں پڑھنا (اس میں تراویح کی نماز بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ تہجد کی نماز کی چند رکعات ہو جاتی ہیں پھر اشراق' چاشت اور اوابین کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہیے۔ دوسرے تلاوت کلام پاک کی کثرت' جتنی بھی توفیق ہو۔

کلام پاک پڑھنے سے کئی فائدے نصیب ہوجاتے ہیں‘ تین چار عبادتیں اس میں شریک ہوتی ہیں اور بہت باعث برکت ہیں یعنی دل میں عقیدت‘ عظمت ومحبت اور یہ خیال کر کے پڑھنے سے کہ اللہ پاک سے ہم کلامی کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ یہ دل کی عبادت ہے‘ زبان بھی تکلم کرتی ہے‘ یہ زبان کی عبادت ہے۔ کان سنتے جاتے ہیں اور آنکھیں کلام الٰہی کی عبادت کے نقوش کی زیارت کرتی ہیں تو ان تمام اعضاء کو عبادات میں جداگانہ ثواب ملتا ہے‘ ان اعضاء کا اس سے زیادہ اور کیا صحیح مصرف ہوسکتا ہے اور یہ سعادتیں ہی نہیں بلکہ ان میں تجلیات الٰہی مضمر ہیں‘ نور حاصل ہوتا ہے اور نور کے معنی روشنی کے نہیں بلکہ طمانیت قلب ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا ہے۔

جب تلاوت سے تکان ہونے لگے تو بند کردیں اور پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں۔ دس پندرہ بار لا الہ الا اللہ تو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہیں۔ ان متبرک ایام میں اگر ذکر اللہ کی عادت ہوگئی تو پھر انشاء اللہ ہمیشہ اس میں آسانی ہوگی۔

اسی طرح درود شریف کی بھی کثرت رکھئے ان محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی بدولت ہمیں یہ سب دین ودنیا کی نعمتیں مل رہی ہیں۔ استغفار جی بھر کر تو کیجئے پھر بھی جب یاد آجائے چند بار کرلیا کریں‘ ماضی کے پیچھے زیادہ نہ پڑیئے‘ اب مستقبل کو سوچئے۔ مستقبل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات وعبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریئے۔ اس طرح ایک مومن روزہ دار کی ساری ساعتیں عبادت ہی میں گزرتی ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔

اگر تم کسی دفتر میں کام کرتے ہو تو تہیہ کرلو کہ تمہارے ہاتھ سے‘ زبان سے‘ قلم سے خدا کی مخلوق کو کوئی پریشانی نہ ہو‘ کسی کو دھوکہ نہ دو‘ کسی ناجائز غرض سے کسی کا کام نہ روکو‘ کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو۔ روکے رکھو اپنے آپ کو‘ اگر تم تاجر ہو تو صداقت وامانت سے کام کرو‘ کسی قسم کے ایسے لالچ یا نفع سے کام نہ کرو جس سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے یا تمہارا معاملہ کسی کی ایذا کا سبب بن جائے۔

آنکھیں گناہوں کا سرچشمہ ہیں ان کو نیچا رکھیں۔ بدنگاہی صرف کسی پر بری نگاہ ڈالنا ہی نہیں بلکہ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا‘ حسد کی نظر یا برائی کی نظر سے دیکھنا بھی آنکھوں کا گناہ ہے۔

روزہ داروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ بات بات پر غصہ آتا ہے گھر کے اندر یا گھر کے باہر کہیں بھی‘ تو یہ بات اچھی نہیں ہے۔ روزہ تو بندگی وشکستگی پیدا کرتا ہے۔ عجز ونیاز پیدا کرتا ہے۔ پھر یہ روزہ کا بہانہ لے کر بات بات پر غصہ اور لڑنا جھگڑنا کیسا؟ روزہ درماندگی کی چیز ہے‘ اس میں تواضع پیدا ہونی چاہیے۔ جھک جانے میں بڑی فضیلت ہے۔ تیس دن تک یہ کرلیجئے‘ اس میں نفس کا بڑا مجاہدہ ہوتا ہے جو تمام عمر کام آتا ہے۔ یہ عادت بڑی نعمت ہے جو ان دنوں میں بڑی آسانی سے ہاتھ آجاتی ہے۔

رمضان کی راتیں عبادتوں میں گزارنے سے دن میں بھی سچائی اور دیانت سے کام کی عادت ہوجاتی ہے۔ اس کا اہتمام کریں کہ مسجدوں میں باجماعت نمازیں ادا کریں اور اگر توفیق وفرصت مل جائے تو بڑے کام کی بات بتارہا ہوں۔ تجربہ کی بناء پر کہہ رہا ہوں کہ نماز عصر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہیں اور اعتکاف کی نیت کرلیں۔ قرآن شریف پڑھیں تسبیحات پڑھیں‘ غروب آفتاب سے پہلے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ‘ اللہ اکبر پڑھتے رہیں اور قریب روزہ کھولنے کے خوب اللہ پاک سے مناجات کریں اور اپنے حالات ومعاملات پیش کریں‘ دنیا کی دعائیں مانگیں‘ آخرت کی دعائیں مانگیں فراغت قلب اور عافیت کاملہ کی دعائیں مانگیں۔

اکثر دیندار عورتیں اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ ان کو روزہ افطار کرنے سے قبل عصر اور مغرب کے درمیان تسبیحات پڑھنے یا دعائیں کرنے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ یہ وقت ان کا باورچی خانے میں صرف ہوجاتا ہے‘ کھانا تیار کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ وقت بھی عبادت میں گزرتا ہے‘ روزہ رکھتے ہوئے وہ کھانا تیار کرنے کی مشقت گوارا کرتی ہیں جو اچھا خاصا مجاہدہ ہے‘ پھر روزہ داروں کے افطار اور کھانے کا انتظام کرتی ہیں جس میں ثواب ہی ثواب ہے اور وہ جن عبادات میں مشغول ہونے کی تمنا کرتی ہیں‘ یہ ان کی تمنا خود ایک نیک عمل ہے‘ اس پر بھی انشاء اللہ ثواب ملے گا‘ پھر یہ بھی ممکن ہے غروب آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل انتظامات سے فارغ ہونے کا موقع مل سکتا ہے اور اگر نہ بھی ملے تو ثواب انشاء اللہ ضرور مل جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شریعت وسنت کے مطابق اپنی زندگی بنائیں۔ صرف نماز‘ روزہ ہی اللہ کے فرائض نہیں ہیں اور بھی فرائض ہیں اور بھی احکامات ہیں ان کا پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً وضع قطع‘ لباس وپوشاک سب شریعت کے مطابق ہو۔ پردہ کا خاص اہتمام ہو‘ بے پردہ باہر نہ نکلیں اور ویسے بھی شریعت نے جن کو نامحرم بتایا ہے ان سے بے تکلف ملنا جلنا بھی گناہ ہے‘ اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ آپس میں جب ملیں بات چیت کریں تو فضول تذکرے نہ چھیڑیں‘

ایسے تذکرے میں عورتیں ضرور غیبت کے سخت گناہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ نام ونمود کے لئے کوئی بات نہ کریں یہ بھی گناہ ہے اگر ان باتوں کا اہتمام نہ کیا تو باقی اور عبادات سب بے وزن ہوجاتی ہیں اور اسے مواخذہ کا قوی اندیشہ ہے خوب سمجھ لو۔

اس ماہ مبارک میں ہر عمل نیک کا ستر گنا ثواب ملتا ہے چنانچہ جہاں اور عبادات وغیرہ ہیں وہاں اس ماہ مبارک میں صدقہ وخیرات خوب کرنا چاہئے' اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر ممکن ہو یہ سعادت بھی حاصل کرلے' یہ بھی خوب سمجھ لیجئے اس ماہ مبارک میں جس طرح نیک اعمال کا بے حد وحساب اجر وثواب ہے اسی طرح ہر گناہ کا مواخذہ وعذاب بھی بہت شدید ہے۔ عیاذ باللہ۔

اپنے مرحوم اعزہ آباؤ اجداد اور احباب کے لئے ایصال ثواب کرنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور بہترین صدقہ ہے۔ میں اپنے ذوق قلبی تقاضہ سے ایک بات کہتا ہوں جس کا جی چاہے عمل کرے یا نہ کرے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب فرمائے ہیں۔ انہوں نے پالا پرورش کیا' دعائیں کیں' راحت پہنچائی اور جب تک تم بالغ نہیں ہوئے تمہارے کفیل رہے اور جب تم بالغ ہوئے تو تم نے ان کی کیا خدمت کی ہوگی۔ تو دیکھو جتنا سرمایہ ہے اپنے زندگی بھر کے اعمال حسنہ کا اور طاعاتِ نافلہ کا سب نذر کردو اپنے والدین کو' ان کا بہت بڑا حق ہے کیونکہ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مظہر ربوبیت بنایا ہے' اس عمل خیر کا ثواب تمہیں بھی اتنا ملے گا جتنا دے رہے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ تمہارا ایثار ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ میں تو اپنی ساری عمر کی تمام عبادات وطاعات نافلہ اور اعمال خیر اپنے والدین کی روح پر بخش دیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اب بھی حق ادا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ سے قبول فرمالیں۔ اپنی عبادات نافلہ کا ثواب احیاء واموات دونوں کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں لیلۃ القدر ہے۔ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ کلام پاک میں ہے کہ ''تم کیا جانو لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔'' کہاں پاؤ گے ہزار مہینے جہاں خیر ہی خیر ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر انعام عظیم ہے اور انہیں کے خزانہ لامتناعی میں اس خیر کا سرمایہ ہے۔ رمضان شریف کے مہینہ کا ہر دن تو شب قدر کے انتظار ہی میں ہے

ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی

اور اس انتظار میں اور اس کے اہتمام میں وہی ثواب ہر روز ملے گا جو شب قدر میں ہے' اگر شب قدر ۲۷/رمضان کو ہے تو جو روزہ پہلے رکھا وہ شب قدر ہی کی جانب تو ایک قدم ہے اسی طرح دوسرا روزہ رکھا۔ تیسرا رکھا تو یہ سارے شب قدر سے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں یا نہیں؟ جس طرح مسجد میں جانے پر ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اسی طرح پہلے روزہ سے شب قدر تک ہر لحہ پر انشاء اللہ ثواب ملے گا۔ بشرطیکہ ہم اس کے حریص ہوں۔ اب ہم لوگوں کی ایک ایک رات شب قدر ہے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔

شب قدر کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ اس کا وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رہتا ہے' اس لئے اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے' جس قدر ممکن ہو نوافل وتسبیحات اور دعاؤں میں کچھ اضافہ ہی کردینا چاہیے۔ ساری رات جاگنے کی بھی ضرورت نہیں جس قدر تحمل ہو بہت ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے تو یہ ایک ذریعہ ہے اپنے بندوں کو اپنا بنانے کا اب ہم لوگ بھی اس محبت کا حق ادا کریں اور یہ امید رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے قوی ہوجائے گا۔

یہ تو خلاصہ ہے رمضان شریف کے اعمال کا لیکن یہ تو ذاتی طور پر تمہاری عبادات ہیں' اب دین کے مطالبات اور بھی ہیں' تمام مؤمنین' مومنات' مسلمین ومسلمات کے لئے دعائیں کرو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان روزانہ ستائیس دفعہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت ورحمت کرے تو اس کی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں' ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے۔ رزق میں فراغت ہوتی ہے اور نہ جانے کتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

مطالبات ایمانیہ کچھ اور آگے جاتے ہیں' وہ یہ کہ جو مسلمان اس زمانہ میں زندقہ والحاد کی طرف جارہے ہیں' ان کی ہدایت کی لئے بھی دعائیں مانگیں۔ اس لئے کہ یہ بھی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دین کی عظمت' ہدایت اور دین کا فہم عطا فرمائیں اور صحیح وقوی ایمان اور اسلام عطا فرمائیں' پاکستان اور اہل پاکستان کی سلامتی کے لئے خوب دعائیں مانگیں۔

بطور لطیفہ یہ بات سمجھ آئی کہ رمضان المبارک کے تین عشرے اس دعا کے مصداق ہیں۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

۱۔ پہلا عشرہ رحمت کا۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ (اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما)۔

۲۔ دوسرا عشرہ مغفرت کا۔ وفی الاخرۃ حسنۃ (اور آخرت میں بھلائی عطا فرما)۔

۳۔ تیسرا عشرہ دوزخ سے نجات کا۔ وقنا عذاب النار۔ (اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا)۔

رمضان کے متبرک مہینہ میں یہی دعائیں

مانگتی ہیں کہ یااللہ! آپ نے اس مبارک ماہ میں جتنے وعدے فرمائے ہیں اور آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بشارتیں دی ہیں۔ یااللہ! ہم ان سب کے محتاج ہیں' آپ ہم کو سب ہی عطا فرمادیجئے۔

یااللہ! ہم لوگ جو توبہ استغفار کریں وہ سب قبول کرلیجئے۔ ہمارے متعلقین' دوست احباب کو توفیق دیجئے کہ وہ آپ کی عبادت وطاعات میں مشغول ہوں۔ ہم میں جو خامیاں ہیں سب کو دور کردیجئے' ہم کو قوی سے قوی ایمان عطا فرمائیے۔ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی توفیق دیجئے۔ یااللہ ہماری آنکھوں' کانوں' زبان اور دل کو لغویات سے پاک رکھیے۔ یااللہ! ان میں اپنے ایمان کا نور عطا فرمائیے۔

یااللہ! سب مسلمین' مسلمات پر رحم فرمائیے۔ تمام مملکتوں میں جہاں جہاں مسلمان بے راہ روی میں پڑ گئی ہیں۔ ان کے دلوں میں نفاق پیدا ہوگیا ہے اس کو دور فرمائیے۔ ان کو اتباع شریعت اور سنت کی توفیق عطا فرمادیجئے' ان کو اپنا بنالیجئے' ان کو توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرمادیجئے۔

یااللہ! خصوصاً پاکستان میں جو زندقہ اور الحاد کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے' یااللہ! اس کو دور فرمادیجئے اور اس سیلاب بلا سے ہمیں نجات عطا فرمائیے۔ آئندہ نسلیں نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائیے' ان کے دلوں میں دین کی عظمت اور آخرت کا خوف پیدا کیجئے' یااللہ! ان میں انسانیت اور شرافت کے احساسات وجذبات پیدا فرمادیجئے۔

یااللہ! ہر طرح کی برائیوں سے تباہ کاریوں سے بچالیجئے۔

یااللہ! ہمارے ملک میں جو منکرات و فواحشات عام ہورہے ہیں۔ آپ کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہورہی ہیں' ہم مسلمانوں کو اس تباہی وبربادی سے بچالیجئے' جو لوگ حواس باختہ ہیں ان کی بھی راہنمائی فرمائیے۔

یااللہ! پاکستان کو قمار خانے' شراب خانے' نائٹ کلب' ریڈیو' ٹیلی ویژن کی لغویات سے' سینما گھروں مجّن سے روز وشب ہماری اخلاقی اور معاشرتی اور اقتصادی زندگی تباہ وبرباد ہورہی ہے' ان تمام فواحشات سے ہم کو پاک صاف فرمادیجئے اور یااللہ! ارباب حل وعقد کو توفیق دیجئے اور اس کا احساس دیجئے کہ وہ اپنے اختیارات سے ان منکرات کو مٹائیں اور آپ کی رضاجوئی کے لئے دین کی اشاعت کریں۔

یااللہ! امن وامان کی صورت پیدا کردیجئے۔ بیرونی سازشوں' دشمنوں کی نقصان رسانی سے ہماری مملکت اسلامیہ کو بچالیجئے' ہمارے دین کی حفاظت فرمائیے۔

یااللہ! ہم یہ دعائیں آپ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس ماہ مبارک کی برکت سے قبول فرمالیجئے۔ یااللہ! جو مانگ سکے وہ بھی دیجئے اور جو نہ مانگ سکے وہ بھی دیجئے' جس میں ہماری بہتری ہو دین ودنیا کی فلاح ہو' یااللہ! وہ سب ہم کو عطا کیجئے۔ نفس وشیطان سے ہم کو بچایئے' اپنی رضائے کاملہ عطا فرمائے۔

یااللہ! آپ کا وعدہ ہے کہ یہ مہینہ آپ کا ہے' اس ماہ ومبارک میں ہم کو اپنا بنالیجئے۔

یااللہ! آپ مربی ہیں' رحیم ہیں غفور ہیں ہماری پرورش کرنے والے ہیں ہمارے رزاق ہیں۔ اپنا صحیح تعلق عطا فرمائیے ہمارے سارے معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے' یااللہ! سب آسان کر دیجئے۔ مرنے کے بعد برزخ کے تمام معاملات آسان کردیجئے۔ یوم حساب کا معاملہ آسان کردیجئے اور اپنی رضائے کاملہ کے ساتھ جنت میں داخل کردیجئے۔

یااللہ! اپنے محبوب' شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ ہمارے ظاہر کو بھی پاک کردیجئے اور باطن کو بھی پاک کردیجئے۔

یااللہ! ہمیں رمضان المبارک کے ایک ایک لمحے کے انوار وتجلیات' چاہے ہم محسوس کریں یا دکریں' آپ سب عطا فرمادیجئے۔

یااللہ! ہمارے روزے اور عبادات' چاہے ناقص ہوں' آپ اپنے کرم سے قبول فرمالیجئے اور کامل اجر عطا فرمائیے۔

یااللہ! جو جو دشواریاں' بیماریاں' پریشانیاں جس میں ہم مبتلا ہیں اور آنے والے خدشات آفات ہیں' ان سب سے ہم کو محفوظ رکھئے۔

یااللہ! کھانے پینے کی چیزوں میں گرانی روزافزوں ہوتی جارہی ہیں' سب سے حفاظت فرمایئے' ہم کو پاکیزہ اور ارزاں غذائیں عطا فرمائیے۔

یااللہ! ایمان والوں کے لئے آج کل کا معاشرہ تہذیب وتمدن کی لعنتوں کا ماحول جہنم کدہ بنا ہوا ہے' اس کو گلزار ابراہیم بنادیجئے۔ ہماری تمام حاجات پوری فرمائیے۔ آمین بجق سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد وبارک وسلم

☆☆..............☆☆

عقیدۂ ختم نبوت کی

تاریخ ساز فتح

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی تاریخ میں اسلامی حوالے سے ایک یادگار دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا‘ اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۹۰ سالہ پرانے مسئلہ پر تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے اعلان کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور اس سلسلے میں آئین میں مندرجہ ذیل ترمیم منظور کی گئی۔ اس بل کی منظوری سے پہلے خلاصہ کے طور پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے جو عمومی بیان دیا اس کے ایک اقتباس سے وہ وجوہات جن کا تذکرہ ہم تاریخی تجزیہ کی شکل میں کریں گے بخوبی واضح ہو جائیں گی ملاحظہ فرمایئے ۶/ستمبر کو یحییٰ بختیار کے قومی اسمبلی میں ایک طویل بیان کا ایک حصہ:

”جناب والا! مرزا غلام احمد کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے کل میں نے ایوان میں گزارش کی تھی کہ اس کی مذہبی زندگی تین ادوار پر مشتمل تھی۔ اس کا پہلا دور عام مسلمانوں کی طرح ایک مبلغ جیسا تھا‘ ختم نبوت کے متعلق اس کا عقیدہ بھی عام مسلمانوں جیسا تھا۔ اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جب مرزا غلام احمد نے اپنے نظریات تبدیل کرلئے‘ اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور بیعت لینا شروع کی۔ دوسرے دور کا آغاز ۱۸۸۹ء سے ہوا‘ اس دور میں مرزا غلام احمد نے ”ختم نبوت“ کے بارے میں نیا تصور دیا اور نئے معنی پہنائے‘ جس کے مطابق اللہ نے جو پیغام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا‘ اس کی وضاحت کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً نئے نبی آتے رہیں گے۔ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ نے انبیاؑ کا سلسلہ منقطع نہ ہونے کے بظاہر معقول دلائل دیئے تھے‘ لیکن جب ہم نے سوال کیا کہ کیا مرزا غلام احمد سے پہلے یا مرزا غلام احمد کے بعد‘ کوئی نبی ہوا یا ہوگا تو انہوں نے جواب نفی میں دیا‘ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔“

اس کے بعد قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے درج ذیل بل منظور کیا جو وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا:

”جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم‘ جو آخری نبی ہیں‘ کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے‘ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔“

عقیدۂ ختم نبوت اتنا حساس اور اہم عقیدہ ہے کہ مسلمانوں نے اس کے حوالے سے کبھی بھی کسی قسم کی غفلت یا اس عقیدہ میں معمولی سی کمزوری کے تصور تک کو اپنے اوپر طاری ہونے نہیں دیا‘ امام ابوحنیفہؒ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنیوالے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیکر یہ واضح کردیا کہ اسلام میں اب نبوت و رسالت کا تصور تک ممکن نہیں‘ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل کا حکم صادر فرمایا جبکہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف اسلام کی پوری قوت و طاقت یہاں تک کہ علمی میراث کے حاملین مفسرین‘ محدثین اور قرأ وحفاظ تک کو لشکر اسلام کے ساتھ روانہ کردیا تاکہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہو‘ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں جتنے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے‘ ان سے تین گنا زیادہ صحابہ کرامؓ‘ اصحاب بدر‘ مفسرین‘ محدثین‘ قرأ‘ حفاظ نے تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مہدی‘ مسیح موعود‘ ملہم من اللہ جیسے دعوے کئے تو علمائے لدھیانہ میں تشویش کے آثار پیدا ہوئے اور انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے بات چیت کا آغاز کیا‘ اس سے قبل ۱۸۸۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حامی علماء مولوی محمد حسین بٹالوی اور دیگر نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس قسم کی حرکتوں سے منع کیا تھا‘ مگر غلام احمد

قادیانی کی طرف سے ان حرکتوں اور علماء لدھیانہ کی جانب سے ان کی مخالفت کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے ان علماء کے خلاف محاذ کھول دیا اور اپنی غلط پیشگوئیوں اور جھوٹے دعوؤں میں اضافہ کرتے ہوئے مجدد، ملہم من اللہ، مہدی، مسیح موعود، ظلی، بروزی نبی کے بعد بزعم خود نعوذ باللہ ''عین محمد'' اور پھر نعوذ باللہ ''محمد'' سے بھی بڑھ گئے اور اپنے مخالفین کے بارے میں اعلان کردیا کہ جو اُن کے ان دعوؤں کو تسلیم کرکے ان پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر بلکہ پکا کافر اور جنگل کے خنزیر اور کنجریوں اور کتیوں کی اولاد ہے۔ نعوذ باللہ۔

ان عبارات کی روشنی میں علماء لدھیانہ نے فتویٰ مرتب کرکے دارالعلوم دیوبند ارسال کیا اور علمائے دیوبند نے ایسے عقائد کے حاملین پر کفر کی مہر تصدیق ثبت کی' اہل حدیث اور بریلوی مکتبہ فکر کے اکابر علماء نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا۔ مشہور بزرگ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ جو مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے' حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے حکم پر رد قادیانیت میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے برصغیر واپس تشریف لائے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مناظرے اور مباہلے کے چیلنج دیئے' مگر مرزا قادیانی کو اپنے جھوٹ کا یقین تھا' اس لئے اس نے راہ فرار اختیار کی۔ اس دوران مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ: ''جو حق پر ہوگا اس کے سامنے جھوٹا موت کا شکار ہوگا'' اور اس سے حقانیت ظاہر ہوجائے گی۔ یہ چیلنج مرزا قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنویؒ کو دیا اور خود ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا' جبکہ مولانا غزنویؒ اس کی موت کے نو سال بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے' ان تمام شواہد' مباہلوں اور مناظروں سے راہ فرار اختیار کرنے کے بعد مرزا قادیانی کے پیروکار حکیم نورالدین اور مرزا محمود نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار جاری رکھا بلکہ واضح طور پر کہا کہ:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص:۳۵)

ادھر انگریز حکومت کی مرزا قادیانی کی سرپرستی کی وجہ سے علماء کا تشویش میں مبتلا ہونا فطری تقاضا تھا' ایک طرف عیسائی پادریوں کی یلغار' دوسری طرف قادیانی جماعت کی خلاف اسلام سرگرمیاں' تیسری طرف تحریک آزادی کی آڑ میں مسلمانوں کو کچلنے کے تیز تر عمل نے محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسی عظیم شخصیت کو اضطراب میں مبتلا کردیا اور وہ بے چین ہوکر دربار الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے' چھ ماہ مسلسل ساری' ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی اور قادیانیت سے امت مسلمہ کو بچانے کیلئے دعاؤں کے ساتھ طریقہ کار ودیعت کرنے کی التجا کی' اللہ تعالیٰ نے چھ ماہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا' چنانچہ لاہور میں ۱۹۳۰ء میں پانچ سو علماء کے مجمع میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب دے کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کی ذمہ داری سونپی اور پانچ سو علماء کو حکم دیا کہ وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کریں' مجلس احرار اسلام کا شعبہ تحفظ ختم نبوت قائم کرکے آئینی طور پر قادیانیت کا تعاقب شروع کیا گیا' انگریز حکومت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر علماء کیلئے جیل اور سزاؤں کے دروازے کھول دیئے' قادیان میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا' شعبہ ختم نبوت کے مبلغین کو مار مار کر نکال دیا گیا' غرض ختم نبوت کا کام کرنے والوں پر زندگیاں تنگ کردی گئیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانے مسلک ومشرب اور فروعی اختلافات سے بالاتر ہوکر متحدہ جدوجہد میں مصروف عمل ہوگئے' سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بریلوی' دیوبندی' اہل حدیث وغیرہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے دشمنوں کے تمام عزائم خاک میں ملا دیئے' قادیان میں کانفرنس کیلئے ایک لاکھ مسلمان جمع ہوئے' عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت بلند ہوئی۔ ادھر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے علامہ اقبال کو قادیانیت کے بارے میں حقائق سے آگاہ کیا۔

قیام پاکستان تک تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت ساتھ ساتھ چلتی رہی' انگریز حکومت نے کسی طرح بھی مسلمانوں کا یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست سے الگ شمار کریں' حالانکہ کشمیر میں مرزا محمود نے واضح طور پر انگریز حکومت کو لکھا کہ: ''ان کو مسلمانوں کی فہرست میں درج نہ کیا جائے۔'' اس بنا پر کشمیر کا مسئلہ بھی خراب ہوا' علامہ اقبال کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہوئے۔ قبل ازیں ۱۹۳۲ء میں ماریشس کی عدالت نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ملت قرار دیا۔ سیشن جج بہاولپور کی عدالت میں بھی قادیانیت کے اسلام سے الگ مذہب ہونے کا فیصلہ ہوا۔ بدقسمتی سے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو ظفراللہ قادیانی نے کسی طرح اپنے بااعتماد ہونے کا یقین دلادیا اور پاکستان کے مسئلہ پر قائداعظم نے ان کو وکیل بنادیا' حالانکہ مسلم لیگ کی وکالت کے دوران ظفراللہ قادیانی نے قادیانیوں کا مسئلہ الگ پیش کرتے ہوئے تقسیم کا الگ نقشہ پیش کیا اور کشمیر اور قادیان کو بھارت میں شامل رکھنے کے لئے اصرار کیا' بلکہ تقسیم کے بعد بھی قادیانی سربراہ مرزا محمود اپنی امت کاذبہ کو اکھنڈ بھارت کی بشارتیں سناتے رہے' قیام پاکستان

کے بعد انگریزوں کی سازش سے ظفر اللہ قادیانی‘ پاکستان کے وزیر خارجہ بن گئے‘ انہوں نے پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانیوں کا تبلیغی مرکز بنادیا‘ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں ایک وسیع خطہ اراضی ایک روپے فی ایکڑ کے حساب سے حاصل کرکے قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر بنادیا اور مرزا محمود کے منصوبہ اکھنڈ بھارت کیلئے عملی جدوجہد شروع کردی۔ اس دوران قائد اعظم کا انتقال ہوگیا تو ظفر اللہ قادیانی نے ان کا جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ: ”مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر تصور کرلیں۔“ اس دوران ظفر اللہ قادیانی نے حکومتی سطح پر سیرت کانفرنس کا انعقاد کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کو مردہ اسلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کو زندہ اسلام قرار دیا‘ جبکہ اس سے قبل مرزا محمود نے اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنادیا جائے‘ دشمنوں کو گرایا جائے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ علماء سمیت مقابلہ پر آگئے اور چنیوٹ کانفرنس میں ۳۱/ دسمبر ۱۹۵۲ء کی شب بارہ بجے اعلان کیا کہ: ”مرزا بشیر تیرا ۱۹۵۲ء گزر گیا‘ ۱۹۵۳ء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا سال ہے۔“ علماء نے خواجہ ناظم الدین‘ سردار عبدالرب نشتر اور نوابزادہ لیاقت علی خان سے ملاقاتیں کیں اور قادیانی عزائم سے آگاہ کیا۔ اس دوران الیکشن میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر چند قادیانی امیدوار انتخابات میں حصہ لینے لگے‘ علماء کی مخالفت سے ان کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں‘ اس دوران محسوس کیا گیا کہ ظفر اللہ قادیانی کی تحریک کو ناکام بنانے کیلئے مشترکہ جدوجہد کی ضرورت ہے‘ اس لئے ۲/ جون ۱۹۵۳ء کو مولانا لال حسین اخترؒ نے آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اہتمام کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے‘ ظفر اللہ قادیانی کو برطرف کرنے اور کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کرنے کے مطالبات پیش کئے۔ ۵/ اگست ۱۹۵۳ء کو مشترکہ میٹنگ ہوئی جس میں کنونشن بلانے کا فیصلہ ہوا۔ مولانا احتشام الحق تھانوی کو کنوینر بنایا گیا۔ ۱۱/ دسمبر ۱۹۵۳ء کو مولانا تھانوی نے ۱۶ تا ۱۸/ ستمبر ۱۹۵۳ء کو آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کے دعوت نامے جاری کئے‘ اس دوران قادیانیوں نے مختلف جگہوں پر ہنگامے کرکے مسلمانوں پر تشدد کا راستہ کھولا تاکہ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان تصادم کرادیا جائے۔ کراچی میں کنونشن ہوا جس میں مجلس احرار اسلام‘ جمعیت علمائے اسلام‘ جماعت اسلامی‘ جمعیت علمائے پاکستان‘ حزب اللہ‘ جمعیت اہل حدیث‘ جماعت اہل حدیث‘ ادارہ تحفظ حقوق اہلسنت کے علامہ ابوالحسنات قادری‘ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا مفتی محمد حسن امرتسری‘ ابوالاعلیٰ مودودی‘ پیر صاحب سرہند شریف‘ مولانا راغب حسن‘ مولانا عزیز الرحمٰن‘ مولانا اطہر علی‘ مولانا سخاوت‘ مولانا محمد علی جالندھری‘ مولانا سید محمد یوسف بنوری‘ مولانا شمس الحق افغانی‘ مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی‘ مولانا سید سلیمان ندوی‘ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع‘ مولانا ظفر احمد عثمانی‘ مولانا سید محمد داؤد غزنوی‘ مولانا محمد اسمٰعیل‘ مولانا محمد یوسف کلکتوی‘ مولانا احتشام الحق تھانوی‘ مولانا عبدالحامد بدایونی‘ مفتی داؤد خان‘ مولانا متین الخطیب‘ مولانا محمد ادریس‘ مولانا سلطان احمد‘ حاجی محمد امین‘ قاضی احسان احمد شجاع آبادی‘ مولانا حافظ کفایت حسین اور سید مظفر علی شمسی نے شرکت کی اور ظفر اللہ قادیانی کی برطرفی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے اور انہیں کلیدی آسامیوں سے الگ کرنے کے مطالبات منظور کرانے کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ دوسری طرف حکومت نے تحریک کو کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا‘ بادی النظر میں یہ تحریک ناکامی کا شکار ہوئی مگر درحقیقت اس کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ ملک کا بچہ بچہ قادیانیت کے عزائم سے آگاہ ہوگیا اور قادیانیوں کا اپنی اسٹیٹ بنانے کا خواب چکنا چور ہوگیا۔ مجلس عمل اور آل پارٹیز کے علماء ضمانتوں اور مسلمانوں کی رہائی میں مصروف عمل ہوگئے‘ شہداء کے اہل خانہ کی کفالت وغیرہ کا انتظام کیا گیا اور پھر مجلس تحفظ ختم نبوت جس کی تشکیل قیام پاکستان کے بعد ہوچکی تھی‘ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سربراہی میں دوبارہ کام کا آغاز کیا گیا اور آئینی اور قانونی مطالبات کے ذریعہ جدوجہد شروع ہوئی‘ یکے بعد دیگرے قائدین سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ‘ مولانا ابوالحسناتؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا محمد حیاتؒ مولانا لال حسین اخترؒ وغیرہ انتقال کرگئے اور محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباً اور قادیانیوں کے درمیان بحث و تکرار ہوگئی۔ اسٹیشن پر قادیانی قادیانیت کی تبلیغ کررہے تھے‘ طلباً نے انہیں روکا جس پر وہ لڑنے پر آمادہ ہوگئے‘ کالج کے صدر طلبہ کو واپس لائے اور جھگڑا ختم کردیا‘ طلباً ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے واپس ہوئے‘ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج نے چناب نگر کے ایوانوں کو لرزادیا‘ مرزا طاہر کی الفرقان فورس حرکت میں آگئی‘ مشورے ہونے لگے آج اسٹیشن پر نعرے لگے کل چناب نگر کے ایوانوں میں نعرے گونجیں گے‘ یہ چناب نگر کی آزادی اور سالمیت پر حملہ ہے‘ ان طلباً کو سبق سکھانا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی اس کی جرأت نہ کرسکے‘ چنانچہ طلباً کے پروگرام کی تحقیق کی گئی

اور واپسی کے سفر میں ان کو ختم کرنے کا پروگرام تشکیل دیا گیا‘ ایک ہزار قادیانی نوجوانوں کو تیار کیا گیا‘ ۲۹/مئی کو چناب ایکسپریس جب اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانی نوجوان اس بوگی پر پل پڑے جس میں طلبا سوار تھے اور لاٹھیوں‘ سریوں سے طلبا کو مار مار کر ادھ موا کر دیا‘ اسٹیشن سے گاڑی تاخیر سے روانہ ہوئی تو پوری بوگی زخمی اور بے ہوش طلبا کی آہوں اور کراہوں سے گونج رہی تھی‘ فیصل آباد اسٹیشن پر علماء جمع تھے‘ فوری طور پر زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا اور احتجاجی تحریک شروع کی گئی۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی سربراہی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی‘ تمام سیاسی جماعتیں اس میں شریک ہوئیں‘ ابتدائی طور پر حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کا ارادہ کیا‘ مگر ۱۴/ جون کو ملک گیر ہڑتال نے اس کے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔ بالآخر حکومت مجبور ہوئی اور قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر اس قرارداد اور حکومت کی جانب سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کے پیش کردہ بل پر بحث شروع ہوئی۔ مفتی محمودؒ نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کی وساطت سے حزب اختلاف کی طرف سے بحث شروع کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحقیقاتی ٹیم نے مواد مہیا کرنا شروع کیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے حزب اختلاف کی طرف سے امت مسلمہ کا موقف مرتب کرکے پیش کیا۔ قادیانیوں کے دونوں گروپوں کے سربراہوں مرزا ناصر اور مرزا صدرالدین پر جرح کی گئی۔ گیارہ دن کی جرح میں مرزا ناصر نے صاف اعلان کیا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے دو دن میں بحث کو سمیٹتے ہوئے واضح اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبوت ہی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اپنے کو خاتم النبیین کے درجہ پر فائز کیا۔ اپنے پارلیمانی اجلاس اور کابینہ کی میٹنگ میں مسلمانوں کی بھرپور نمائندگی کی جس پر مجبور ہو کر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بل کی منظوری پر حامی بھری۔ انہوں نے مفتی محمود‘ مولانا سید محمد یوسف بنوری‘ شورش کاشمیری‘ مصطفی صادق وغیرہ سے کہا کہ اس بل کی منظوری پر دستخط کرکے میں اپنی موت کے پروانہ پر دستخط کر رہا ہوں۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے شہادت سے بڑی مومن کی خوش نصیبی اور کیا ہوسکتی ہے؟ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے مندرجہ بالا قرارداد متفقہ طور پر منظور کی اور قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور حزب اختلاف کے رہنما مولانا مفتی محمودؒ نے خیر مقدمی تقریر کی۔ مولانا شاہ احمد نورانیؒ‘ نوابزادہ نصر اللہ خانؒ پروفیسر غفور‘ خان عبدالولی خان‘ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ‘ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ‘ مولانا غلام غوث ہزارویؒ‘ مظفر علی شمسی‘ اور تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے قوم کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانان برصغیر کی ۹۰ سالہ جدوجہد‘ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ممبران کے تدبر اور حکومت کے جرأت مندانہ فیصلہ کی وجہ سے ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن امت مسلمہ کے لئے ایک یادگار اور تاریخی دن قرار پایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے عقیدہ کی عظمت و سربلندی پوری دنیا پر ظاہر ہوئی۔ اس کامیابی پر پاکستان کا ایک ایک فرد مبارک باد کا مستحق ہے۔ یہ کسی فرد‘ پارٹی یا جماعت کی جیت نہیں اور نہ ہی اس کا کریڈٹ کسی خاص جماعت یا پارٹی کو جاتا ہے۔ یہ عقیدۂ ختم نبوت کی کامیابی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سربلندی کی جیت ہے‘ جس کی کامیابی کا ثمرہ ہر مسلمان کو نصیب ہوگا۔

☆☆......☆☆

ہماری فردِ جرم

جانباز مرزا

ہم نے انسان کو پستی سے اٹھانا چاہا — چاند تاروں کی فضاؤں میں اڑانا چاہا
ہم نے آئینِ زمانہ سے بغاوت کی ہے — ہم نے اللہ کا قانون چلانا چاہا
کون منصور‘ کیا کس نے جفاؤں پہ گلہ — ہم نے یہ رازِ سرِ دار بتانا چاہا
ہم نے جمہور کا اندازِ تکلم لے کر — تختِ شاہی کو سرِ عام ہلانا چاہا
جس پہ شرمندہ رہے رونقِ ہنگامۂ حیات — گیت وہ موت کی مضراب سے گانا چاہا
وقت مخصوص ہے جس راہ پہ شمشیر بکف — سربکف ہم نے اسی راہ پہ جانا چاہا
خونِ دل‘ خونِ جگر‘ خونِ تمنا دے کر — ہم نے ہر داغِ غلامی کا مٹانا چاہا
موت کی راہ میں تا عمر اذانیں دے کر — ہم نے مُردوں کو بہر طور جگانا چاہا
رب اکبر کی قسم‘ رب رحمت عالمؐ کی قسم — ہم نے دامانِ محمدؐ کو بچانا چاہا
ہم نے حق گوئی کا ہر مرحلہ طے کر کے یہاں — رسم یوسفؑ کو زمانے میں چلانا چاہا
جشنِ شاہی کے چراغوں سے گریزاں رہ کر — اپنا دل اپنے ہی داغوں سے سجانا چاہا

یہ جرائم ہیں کہ ہم جن کے سزاوار رہے
وقت بیزار تھا ہم وقت سے بیزار رہے

عالمی مجلس
تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختمِ نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 4583486-4514122 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، رقوم بھیجتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ